Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 27

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

8؍رجب 1429 ہجری، 2؍وفاء 1388 ہش، 2؍جولائی 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تمام مقامات قرآن کریم میں تَوَفّٰی کے لفظ سے موت اور قبض روح ہی مراد ہے

(............ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام............)

”جو خاص طور پر مسیح کے فوت ہوجانے پر آیات بیّنات دلالت کررہی ہیں کچھ ضروری نہیں کہ ہم ان کو بار بار ذکر کریں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ اگر مسیح ابن مریم اس جماعت مرفوعہ سے الگ ہے جو دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوکر خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھائی گئی ہے تو ان میں جو عالم آخرت میں پہنچ گئے ہیں ہرگز شامل نہیں ہوسکتا بلکہ مرنے کے بعد پھر شامل ہوگا اور اگر یہ بات ہو کہ اُن میں جاملا اور بموجب آیت فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ (الفجر: ۳۰) ان فوت شدہ بندوں میں داخل ہوگیا تو پھر انہیں میں سے شمار کیا جاوے گا۔ اور معراج کی حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اُن فوت شدہ نبیوں میں جاملا اور یحییٰ نبی کے پاس اس کو مقام ملا۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ معنے اس آیت کے کہ اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ یہ ہوں گے کہ اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلٰی عِبَادِیَ الۡمُتَوَفِّیۡنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ وَمُلۡحِقُکَ بِالصّٰلِحِیۡن۔ سو عقلمند کے لئے جو متعصّب نہ ہو اسی قدر کافی ہے کہ اگر مسیح زندہ ہی اُٹھایا گیا تو پھر مُردوں میں کیوں جا گُھسا؟

ہاں اس قدر ذکر کرنا اور بھی ضروری ہے کہ جیسے بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ آیات ذو معنین ہیں یہ خیال سراسر فاسد ہے۔ مومن کا یہ کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے بلکہ قرآن شریف کے بعض مقامات بعض دوسرے مقامات کے لئے خود مفسّر اور شارح ہیں۔ اگر یہ بات سچ نہیں کہ مسیح کے حق میں جو یہ آیتیں ہیں کہ اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ اور فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ یہ درحقیقت مسیح کی موت پر ہی دلالت کرتی ہیں بلکہ ان کے کوئی اور معنے ہیں تو اس نزاع کا فیصلہ قرآن شریف سے ہی کرانا چاہئے۔ اور اگر قرآن شریف مساوی طور پر کبھی اس لفظ کو موت کے لئے استعمال کرتا ہے اور کبھی ان معنوں کے لئے جو موت سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے تو محل متنازعہ فیہ میں مساوی طور پر احتمال رہے گا اور اگر ایک خاص معنے اغلب اور اکثر طور پر مستعملات قرآنی میں سے ہیں تو انہی معنوں کو اس مقامِ بحث میں ترجیح ہوگی۔ اور اگر قرآن شریف اوّل سے آخر تک اپنے کُل مقامات میں ایک ہی معنوں کو استعمال کرتا تو محل مبحوث فیہ میں بھی یہی قطعی فیصلہ ہوگا کہ جو معنے توفّی کے سارے قرآن شریف میں لئے گئے ہیں وہی معنے اس جگہ بھی مراد ہیں۔ کیونکہ یہ بالکل غیر ممکن اور بعید از قیاس ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے بلیغ اور فصیح کلام میں ایسے تنازع کی جگہ میں جو اس کے علم میں ایک معرکہ کی جگہ ہے ایسے شاذ اور مجہول الفاظ استعمال کرے جو اس کے تمام کلام میں ہرگز استعمال نہیں ہوئے۔ اگر وہ ایسا کرے تو گویا وہ خلق اللہ کو آپ ورطۂ شبہات میں ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس نے ہرگز ایسا نہیں کیا ہوگا۔ یہ کیوں کر ممکن ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے قرآن کریم کے تیئیس (23) مقام میں ایک لفظ کے ایک ہی معنے مراد لیتا جاوے اور پھر دو مقام میں جو زیادہ تر محتاج صفائی بیان کے تھے کچھ اَور کا اَور مراد لے کر آپ ہی خلق اللہ کو گمراہی میں ڈال دے۔

اب اے ناظرین! آپ پر واضح ہو کہ اس عاجز نے اول سے آخر تک تمام وہ الفاظ جن میں توفّی کا لفظ مختلف صیغوں میں آگیا ہے قرآن شریف میں غور سے دیکھے تو صاف طور سے کھل گیا کہ قرآن کریم میں علاوہ محل متنازعہ فیہ کے یہ لفظ تیئیس جگہ لکھا ہے اور ہر یک جگہ موت اور قبضِ روح کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے اور ایک بھی ایسا مقام نہیں جس میں توفّی کا لفظ کسی اور معنے پر استعمال کیا گیا ہو۔ اور وہ یہ ہیں:-

نام سورۃ	الجزو	آیت قرآن کریم
النساء	نمبر۴	حَتّٰی یَتَوَفّٰھُنَّ الۡمَوۡت
اٰل عمران	نمبر۳	وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَار
سجدہ	۲۱	قُلۡ یَتَوَفّٰکُمۡ مَلَکُ الۡمَوۡتِ الَّذِیۡ وُکِّلَ بِکُمۡ۔
النساء	۵	اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَفّٰھُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیۡٓ اَنۡفُسِھِمۡ
مؤمن	۲۴	فَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُھُمۡ اَوۡنَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِلَیۡنَا یُرۡجَعُوۡنَ
النحل	۱۴	اَلَّذِیۡنَ تَتَوَفّٰھُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیۡ اَنۡفُسِھِمۡ
النحل	۱۴	تَتَوَفّٰھُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ طَیِّبِیۡنَ
بقرہ	۲	یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ
بقرہ	۲	یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ
انعام	۷	تَوَفَّتۡہُ رُسُلُنَا
اعراف	۸	رُسُلُنَا یَتَوَفَّوۡنَھُمۡ

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

افسوس! محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ وفات پاگئیں

انا للہ و انا الیہ راجعون

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی، حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نواسی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی بیٹی اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی اہلیہ اور ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خالہ، محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ مورخہ 23 جون 2009ء کو پاکستانی وقت کے مطابق صبح 10 بجے واشنگٹن امریکہ میں بعمر 92 سال وفات پاگئیں۔

آپ مورخہ 2؍اکتوبر 1917ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی شادی محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ساتھ اگست 1939ء میں قادیان میں ہوئی۔ پاکستان میں اپنے خاوند کے ساتھ دینی خدمات سرانجام دینے کے علاوہ آپ 1974ء سے چند سال تک صدر لجنہ اماء اللہ واشنگٹن امریکہ رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو لجنہ اماء اللہ امریکہ کا تاوفات اعزازی ممبر بنایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دوسرا نکاح 31 مئی 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مندرجہ ذیل تین بچوں سے نوازا۔

☆محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ☆محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب ☆محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب

محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کی والدہ حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ جواں عمری میں مورخہ 10 دسمبر 1924ء کو انتقال کرگئیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے محترمہ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کا نکاح محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ساتھ 26 دسمبر 1938ء کو مسجد النور قادیان میں پڑھا۔ آپ کی اولاد نہیں تھی۔ آپ نے مکرم ظاہر مصطفیٰ احمد صاحب ابن مکرم ناصر محمد سیال صاحب کو بیٹوں کی طرح پالا اور پروان چڑھایا۔ محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بہت محنتی، مخلص، مہمان نواز اور شفقت کرنے والی بابرکت شخصیت تھیں۔ اپنے خاوند کے ساتھ ہر جگہ بھرپور جماعت اور انسانیت کی خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرتے ہوئے اعلیٰ علیّین میں داخل فرمائے اور آپ کے لواحقین اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

توہینِ کلمہ کی سزا

(......قسط اوّل......)

پاکستان ان دنوں اپنے قیام کے بعد سے بدترین دَور میں سے گزر رہا ہے وہاں نہ کسی کی جان محفوظ ہے اور نہ مال اور نہ عزت وآبرو۔ تشدّد کے جنّ نے تمام معاشرہ کو اپنی آہنی گرفت میں جکڑ لیا ہے۔ بازار سکول کالج ہسپتال تو غیر محفوظ ہیں ہی اللہ کے گھروں میں جانے والوں کی بھی کوئی گارنٹی نہیں کہ جو نماز پڑھنے جارہا ہے وہ وہاں سے صحیح سالم لوٹ کر آئے گا اور یا پھر اُسے وہاں سے زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا جائے گا اور یا پھر زندگی کے آخری سفر پر اُسے قبرستان جانا ہوگا۔ مہنگائی اپنے عروج پر ہے۔ پورے ملک میں بجلی کا فقدان ہے۔ صرف گنتی کے چند لوگ ہیں جو سہولتوں سے آراستہ ہیں ان کو چھوڑ کر ملک کی ایک بڑی بھاری تعداد زندگی کی بنیادی سہولتوں سے بھی محروم ہے اور چند لوگ جو نظر آتا ہے کہ بظاہر عیش وآرام کی زندگی گزار رہے ہیں وہ بھی اپنے گھروں میں بے خوف نہیں اور نہ باہر نکلنے میں امن محسوس کرتے ہیں انہیں نہیں معلوم کب ان کے کسی لاڈلے کو اغواء کر کے ان سے کروڑوں روپئے کا مطالبہ کیا جائے گا اور اگر وہ اپنی کوٹھیوں سے باہر نکلیں گے تو پھر زندہ لوٹ کر اپنے گھروں کو واپس آ بھی سکیں گے یا نہیں۔ بہت زیادہ مالدار اثر ورسوخ والے یا ملک کے اعلیٰ سیاستدانوں سے تعلق رکھنے والے یا سابق سیاستدان اور حکمران تو اپنے وطن کو محفوظ نہ پا کر وطن سے باہر رہنے اور وہیں اپنے بچوں کو تعلیم دلانے میں عافیت سمجھتے ہیں۔

اُدھر ایک عرصہ سے پاکستان کے حکمران چاہے وہ منتخبہ ہوں یا فوجی حکمران اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اسلام سے محبت کا لبادہ اوڑھ کر ایک طبقہ کے مولویوں کو خوش کرنے کے لئے پاکستان میں وقتاً فوقتاً شریعت لاگو کرنے کا کھیل کھیلتے رہے ہیں تا کہ ان مفاد پرست مولویوں سے جہاں خود فائدہ اٹھائیں وہاں اُنہیں بھی فائدہ پہنچا سکیں۔ اس کھیل میں ذوالفقار علی بھٹو اور فوجی حکمران جنرل ضیاء الحق سب سے پیش پیش رہے اور بالآخر انہوں نے سوات میں بھی شریعت لاگو کر دی لیکن جب ’’حاملین شریعت‘‘ نے ان کو اپنے خوفناک پنجے دکھانے شروع کئے تو پھر انہی ’’حاملین شریعت‘‘ پر اب سوات میں اور پاکستان کے دیگر مغربی علاقوں میں گولیاں برسائی جارہی ہیں اور نتیجے کے طور پر جہاں حاملین شریعت موت کے گھاٹ اتارے جارہے ہیں وہیں معصوم عوام بھی دن رات گولیوں کا نشانہ بن رہے ہیں قتل وغارت آہ وبُکاء، چیخ وپکار آج ان علاقوں کے لوگوں کی قسمت بن چکی ہے اور آج وہ اپنے بسے بسائے گھروں سے بے گھر کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض گھر اُجاڑ دیئے گئے ہیں تہ وبالا کر دیئے گئے ہیں یا تو انہیں مجاہدین نے مسمار کر دیا ہے اور یا پھر پاکستانی فوجیوں نے۔ اور وہ تلک بیوتهم خاوِيَةً بما ظَلَمُوْا[1] (النمل: ۵۲) کا نظارہ پیش کر رہے ہیں اور اب ان کے مکین پاکستان کے میدانی علاقوں میں پناہ گزینوں کی شکل میں نہایت کسمپرسی کی حالت میں اپنی زندگی کے دن گزار رہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق ان پناہ گزینوں کی تعداد پندرہ لاکھ سے زیادہ بتائی جارہی ہے اور بتایا جارہا ہے کہ عالمی طور پر گذشتہ پندرہ سالوں میں یہ اندرون ملک سب سے بڑی ہجرت ہے۔ جن خیموں میں یہ رہ رہے ہیں وہ سخت دھوپ میں ہیں جہاں نہ بجلی ہے نہ پانی۔ وہ کھانے کے لئے ترستے ہیں اور ان کے بچے بلکتے ہیں۔ جو سخت گرمی کی وجہ سے طرح طرح کے عوارض کا شکار ہیں۔ ڈاکٹروں اور دوائیوں کی کمی کی وجہ سے اور ہر وقت امداد کی فراہمی نہ ہونے کی وجہ سے ان کیمپوں کی حالت بد سے بدتر ہے۔ پاکستان کے دیگر علاقوں کے لوگ اس بات سے گھبرا رہے ہیں کہ یہ پناہ گزین کہیں ان کے علاقوں تک نہ پھیل جائیں اور پناہ گزینوں کے بھیس میں کہیں دہشت گرد ان کے علاقوں میں نہ گھس جائیں اور یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ ان پناہ گزینوں میں بہت سے لوگ دہشت گردوں کے بھیس میں ہیں جو اب پاکستان کے دیگر علاقوں میں آئے دن خودکش بم دھماکے کر رہے ہیں۔

اس صورت حال کی وجہ سے تمام پاکستان اس وقت خوف وحراس کا شکار ہے پاکستان کے پرائیویٹ ٹی وی چینلوں میں روزانہ ہی اس امر کا اظہار کیا جارہا ہے کہ عام شہریوں کی زندگی خوف کے گھنے سایوں میں گزر رہی ہے گھر سے نکلنے والوں کو علم نہیں ہوتا کہ وہ بحفاظت واپس آسکیں گے یا نہیں سکولوں میں پڑھنے والے بچوں سے لے کر دفتروں کے ملازمین اور بازاروں میں چلنے والے لوگ نہیں جانتے کہ کب وہ زخمی ہو کر ہسپتالوں میں پہنچا دیئے جائیں گے اور یا پھر خدانخواستہ انہیں قبرستانوں کا رُخ کرنا پڑے گا۔

اس وقت پاکستان کی حالت نہایت ابتر اور نہایت قابل رحم ہو چکی ہے۔ بیرونی امداد پر کلی انحصار تو کئی سالوں سے پاکستان کا مقدّر بن چکا ہے لیکن اب تو وہاں کے حکام اس حاصل کردہ بھیک پر فخر بھی کرنے لگے ہیں اور فخریہ انداز میں بیان کرتے ہیں کہ ہم پہلی حکومتوں سے بڑھ کر ملک کے لئے بھیک لائے ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کی ہر حکومت اپنے ملک کے لئے بیرونی ممالک سے بالخصوص امریکہ اور اس کے حلیف ممالک سے بھیک حاصل کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے۔

پاکستانی جہاد کی بھی بڑی دلچسپ کہانی ہے۔ ایک زمانے میں جب سوویت یونین نے افغانستان میں وہاں کے ایک دھڑے کے مطالبہ پر اپنی افواج بھیجی تھیں تب طالبان اور ان کے ساتھی ہزاروں کی تعداد میں امریکن پالیسی کے تحت افغانستان سے ہجرت کر کے پاکستان میں پناہ گزینوں کی حیثیت سے آگئے تھے۔ ان طالبانی پناہ گزینوں کے لئے پاکستان کی اس وقت کی حکومت نے دنیا سے امداد حاصل کی، ان کو اپنے پاس بسایا ان کی عزت افزائی کی، مدرسوں میں انہیں جہاد کی تعلیم دی۔ ٹریننگ کیمپوں میں انہیں جہاد کی عملی ٹریننگ دی اور پھر ان جہادیوں کو روس کے خلاف استعمال کیا گیا نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ افغانستان کے مسلمان دو جہادی گروپوں میں تقسیم ہوگئے۔ سوویت یونین کا جہادی گروپ اور امریکہ کا جہادی گروپ اور ان ہر دو گروپوں نے اسلام کے نام اور جہاد کے نام پر افغانستان کے لاکھوں مسلمانوں کو تہ تیغ کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ افغانستان دنیا کے ہر میدان میں اس حد تک پچھڑ گیا ہے کہ اسے دوبارہ باعزت زندگی گزارنے کے لئے معلوم نہیں اور کتنا وقت لگے گا۔ سوویت یونین افغانستان سے چلا گیا۔ جس کے بعد طالبان اور اس کے حریف گروپ آپس میں دست بگریباں رہے اور افغانستان کے عوام ان کے مظالم کی چکی میں پستے رہے۔ ان حریف گروپوں میں طالبان جو کہ پاکستان کی سرزمین پر پھل پھول رہے تھے انہوں نے پاکستان کے طالبان کی مدد سے افغانستان میں اپنی حکومت قائم کر لی اور اب ان کا خواب یہ تھا کہ افغانستان کے بعد وہ پاکستان میں بھی طالبانی طرز کی حکومت کو قائم کریں۔

طالبان نے اپنی حکومت میں افغانستان میں جس اسلام کو رائج کیا اس میں

☆ غیر مسلموں کو زبردستی ان کے مذہب کی تبلیغ کرنے سے روکا گیا۔

☆ غیر مسلم زیارت گاہوں اور مجسّموں کو توڑا گیا۔

☆ معصوم ومجبور عورتوں کو سنگسار کیا گیا۔ انہیں کوڑے مارے گئے۔

☆ شریعت کے نام پر لوگوں سے پرانی دشمنیاں نکالی گئیں۔

☆ سکولوں کو خاص طور پر لڑکیوں کے سکول مسمار کر دیئے گئے۔

☆ داڑھی نہ رکھنے والے افراد کو سزائیں دی گئیں۔

☆ یہاں تک کہ پاجامہ ٹخنوں سے اوپر نہ باندھنے کے جرم میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

ایسے ہی جابرانہ احکام اب پاکستان میں بھی رائج کئے گئے بالخصوص پاکستان کے اس حصہ میں جو طالبان کے زیر اثر ہے۔ اور پاکستان کی موجودہ حکومت نے مارے خوف کے ان قوانین کو سوات وادی کی حد تک قبول بھی کر لیا۔ لیکن طالبان نے اس کے بعد باقی پاکستان میں بھی اپنے پر پھیلانے شروع کر دیئے اور آئے دن پاکستان کے مختلف شہروں میں خودکش بم دھماکے اغواء اور ڈکیتیوں کا سلسلہ چل نکلا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اب پاکستان کی موجودہ حکومت طالبان کو ختم کرنے کے لئے مغربی پاکستان کے علاقوں میں ان کے ٹھکانوں پر حملے کر رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں کئی طالبان مارے گئے ہیں۔ اور کئی روپوش ہو گئے ہیں اور اب ان جہادی مولاناؤں کے سروں پر لاکھوں اور کروڑوں روپئے کے انعامات رکھ دیئے گئے ہیں کہ جو بھی انہیں زندہ یا مردہ پکڑ کر پیش کرے گا یا ان کی خبر دے گا اُسے ان انعامات سے نوازا جائے گا۔ حیرت ہے کہ وہی پاکستان جو آج سے پہلے انہیں جہادی کہتا تھا انہیں شریعت کا علمبردار کہتا تھا اور ان کے سکولوں کو چلاتا انہیں سرکاری امدادیں ملتی تھیں آج وہی دہشت گرد اور ڈاکو بن گئے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ پاکستانی پارلیمنٹ نے کیا تھا اور ردّعمل کیا اسلامی شریعت کی وجہ سے کیا ہے یا امریکہ کے خوف سے۔

خیر کچھ بھی ہو آج پورا پاکستان خوف وحراس کی گہری ظلمتوں میں اپنی زندگی گزار رہا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ پاکستان کے عوام آج کس گناہ کی پاداش میں یہ سزائیں بھگت رہے ہیں۔ ممکن ہے پاکستان کے دانشوروں اور عقلمندوں کو اس بات کا احساس ہو گیا ہو لیکن وہ کھل کر اظہار نہ کرتے ہوں لیکن وہ یاد رکھیں کہ ایک روز انہیں اس بات کا اظہار کرنا ہی پڑے گا کہ جس اثم عظیم کی پاداش میں وہ عذاب الیم کے جھٹکوں کو برداشت کر رہے ہیں وہ ہے کلمہ طیبہ کی توہین!

پاکستان میں ضیاء الحق کے ظالمانہ دور میں پاکستان کی حکومت نے اور جہادی مولاناؤں نے احمدیہ مساجد سے کلمہ طیبہ کو چھینیوں اور ہتھوڑوں سے توڑا اور مسخ کیا تھا۔ کلمہ طیبہ کے بیج لگانے کے جُرم میں احمدیوں کو جیلوں میں ٹھونس کر انہیں سزائیں دی تھیں۔ جی ہاں یہ سب ظلم اس پاکستان میں ہوا تھا جو کلمہ طیبہ کے مبارک نام پر بنایا گیا تھا۔ انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں ہم اس تعلق میں مزید کچھ عرض کریں گے۔ **(باقی)**

(منیر احمد خادم)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

فون ریلوے روڈ 00-92-476214750

فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515

[1] یعنی یہ اُن کے گھر ہیں جو اس ظلم کے سبب ویران پڑے ہیں۔

خطبہ جمعہ

معاشرے کو ہر قسم کے فساد سے بچانے کے لئے اور اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے پردہ پوشی انتہائی ضروری ہے۔

یہ سلسلہ چل نہیں سکتا جب تک رحم، دعا، ستّاری اور مَرْحَمہ آپس میں نہ ہو۔

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔

وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔

ہمارا یہ مطلب نہیں کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت ستّار کے حوالہ سے احباب جماعت کو قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز – فرمودہ 27/مارچ 2009ء بمطابق 27/امان 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ – بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام ستّار ہے۔ مفردات میں لکھا ہے کہ ستّار کے معنے ہیں وہ ذات جو پردے میں ہے یا چھپی ہوئی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ وَاللّٰهُ سَتَّارُالْعُيُوْبِ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو غلطیوں اور کمزوریوں کو چھپانے والی ہے اور نہ صرف اللہ تعالیٰ انسانوں کی غلطیوں اور کمزوریوں کو چھپاتا ہے بلکہ احادیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سَتر پسند ہے، پردہ پوشی پسند ہے۔

مسند احمد کی ایک حدیث ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الْحَيَاءَ والسِّتْرَ۔

(مسند احمد جلد 6 صفحہ 163۔ مسند يعلى بن امية۔ حديث 18131 مطبوعہ بيروت۔ 1998ء)

یہ حضرت یَعْلٰی بِنْ اُمَیَّہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ حیا اور سَتر کو پسند فرماتا ہے۔

اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی سَتر اور پردہ پوشی فرماتا ہے۔ اس بارہ میں بھی ایک روایت ہے۔ صَفْوَان بن مُحْرِز بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے راز و نیاز کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے ربّ کے قریب ہوگا یہاں تک کہ وہ اپنا سایہ رحمت اس پر ڈالے گا۔ پھر فرمائے گا تم نے فلاں فلاں کام کیا تھا۔ وہ کہے گا ہاں میرے ربّ۔ پھر کہے گا فلاں فلاں کام بھی کیا تھا۔ وہ کہے گا ہاں۔ اللہ پھر اس سے اقرار کروا کر کہے گا۔ مَیں نے اُس دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی، (یہ مادی دنیا مراد ہے)۔ آج (قیامت کے دن) بھی پردہ پوشی کرتا ہوں اور وہ (غلط) کام جو تُو نے کئے تھے مَیں تمہیں معاف کرتا ہوں۔

(بخاری کتاب الادب۔ باب ستر المومن علی نفسہ۔ حدیث نمبر 6070)

تو یہ وہ پیارا خدا ہے جو اپنے بندوں سے اس طرح پردہ پوشی اور مغفرت کا سلوک فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی کا یہ تصور پیش ہی نہیں کر سکتے۔ اگر پردہ پوشی کا یہ تصور ہوتا تو مثلاً عیسائیوں میں کفارے کا مسئلہ نہ ہوتا۔ اور اسی طرح آریوں میں جونوں کا تصور نہ ہوتا کہ سزا جزا کے لئے اس دنیا میں اَور اَور شکلوں میں آنا ضروری ہے۔ پس اسلام ہی اللہ تعالیٰ کی ستاری کا یہ تصور پیش کرتا ہے جس کا اظہار اس دنیا میں بھی ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی۔ لیکن اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں لے لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے چونکہ پردہ پوشی کو پسند فرمایا ہے اور بندے کو یہ کہہ کر بخش دیا کہ تمہاری میں نے اس دنیا میں بھی پردہ پوشی فرمائی تھی یہاں بھی پردہ پوشی کرتے ہوئے بخش دیتا ہوں تو اس بات سے ہم بے لگام ہو جائیں کہ بُرے اور بھلے کی تمیز نہ رہے کیونکہ بخشے تو جانا ہی ہے، کیا فرق پڑتا ہے۔ برائیاں بھی کر لیں اور گناہ بھی کر لیں۔ جو چاہے کرتے پھریں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ مومنوں پر اللہ تعالیٰ کے پردے اس قدر ہیں کہ وہ شمار سے باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو، مومن کو اس کی پردہ پوشی فرمانے کے لئے پردوں میں لپیٹا ہوا ہے۔ ایک مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے پردے ایک ایک کر کے پھٹتے جاتے ہیں یہاں تک کہ اگر وہ مستقل گناہ کرتا چلا جاتا ہے تو لکھا ہے کہ کوئی پردہ بھی باقی نہیں رہتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے کو چھپاؤ تو وہ اپنے پروں سے اسے گھیر لیتے ہیں۔

یہ دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح ستاری فرما رہا ہے۔ لیکن اگر انسان اللہ تعالیٰ کے سلوک پر اپنی حالت کو بدلنے کی کوشش نہ کرے تو پھر اللہ تعالیٰ کیا سلوک فرماتا ہے۔ یہ ایک لمبی حدیث ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ فرشتوں کے اس بندے کو چھپانے کے بعد اگر وہ شخص توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور اس کے پردوں کو جو اُٹھ گئے تھے واپس لوٹا دیتا ہے بلکہ ہر پردے کے عوض مزید نو (9) پردے عطا فرما دیتا ہے تاکہ اس کی بخشش کے سامان ہوتے رہیں۔ اس کی پردہ پوشی ہوتی رہے۔ لیکن اگر بندہ توبہ نہ کرے اور گناہوں میں ہی پڑا رہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم کس طرح اسے ڈھانپیں یہ تو اتنا بڑھ گیا ہے کہ یہ تو ہمیں بھی گندہ کر رہا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہے گا کہ اسے الگ چھوڑ دو اور پھر اس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ پھر اس کے ہر عیب اور گناہ کو جو اس نے اندھیروں میں بھی کیا ہو ظاہر کر دیتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی پردہ پوشی نہیں رہتی۔ پس ہر مومن کو ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کرنے والا بنائے تاکہ ہمیشہ اس کی ستّاری سے حصہ

پاتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی ستاری کا بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''مالک یوم الدین کا تقاضا یہ ہے کہ بامراد کردے۔ جیسے ایک شخص امتحان کے لئے بہت محنت اور تیاری کرتا ہے مگر امتحان میں دو چار نمبروں کی کمی رہ جاتی ہے تو دنیاوی نظام اور سلسلہ میں تو اس کا لحاظ نہیں کرتے اور اس کو گرا دیتے ہیں، مگر خدا تعالیٰ کی رحیمیت اس کی پردہ پوشی فرماتی ہے اور اس کو پاس کرا دیتی ہے۔ رحیمیت میں ایک قسم کی پردہ پوشی بھی ہوتی ہے''۔

پھر فرمایا کہ: ''اسلام نے وہ خدا پیش کیا ہے جو جمیع محامد کا سزاوار ہے اس لئے مُعطی حقیقی ہے۔ وہ رحمٰن ہے بدُوں عمل عامل کے اپنا فضل کرتا ہے'' (یعنی اسلام نے خدا کا وہ تصور پیش کیا ہے جو ہر قسم کی تعریف کے لائق ہے تمام تعریفیں اس میں جمع ہیں۔ وہی ایک ذات ہے جس میں یہ ساری صفات جمع ہوسکتی ہیں اور وہ ایسا عطا کرنے والا ہے جو حقیقی رنگ میں عطا کرنے والا ہے اور رحمانیت کے جلوے دکھاتے ہوئے عطا فرماتا ہے کہ اگر کسی نے کوئی عمل نہیں بھی کیا یا تھوڑا بہت عمل کیا ہے تب بھی وہ بیشمار نوازتا ہے یہ اس کی مالکیت ہے۔ وہ معطی ہے، رحمان ہے، مالکیت اس کی بعض دفعہ وہ نظارے دکھاتی ہے کہ اس کی رحمانیت کے جلوے ہمیں نظر آتے ہیں اور بلا کسی عمل کے بھی نوازتا چلا جاتا ہے اور غلطیوں اور کوتاہیوں پر پردہ پوشی بھی فرماتا چلا جاتا ہے)۔

اور فرمایا: ''پھر مالکیت یوم الدین جیسا کہ مَیں نے ابھی کہا ہے بامراد کرتی ہے۔ دنیا کی گورنمنٹ کبھی اس امر کا ٹھیکہ نہیں لے سکتی کہ ہر ایک بی اے پاس کرنے والے کو ضرور نوکری دے گی۔ مگر خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ، کامل گورنمنٹ اور لا انتہا خزائن کی مالک ہے۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ کوئی عمل کرنے والا ہو وہ سب کو فائز المرام کرتا ہے'' (کامیابی عطا فرماتا ہے) ''اور نیکیوں اور حسنات کے مقابلے میں بعض ضعفوں اور نقصوں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے'' (جو کمزوریاں رہ جاتی ہیں ان کی پردہ پوشی فرماتا ہے)۔ ''وہ تواب بھی ہے۔ مُسْتَحْیِی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہزار ہا عیب اپنے بندوں کے معلوم ہوتے ہیں، مگر ظاہر نہیں کرتا''۔ یا اپنے بندے کی ایسی حیا رکھتا ہے کہ ایک حدیث میں آیا کہ اللہ تعالیٰ حیا کو پسند کرتا ہے اور یہ حیا اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی بات کو کہنے میں شرماتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ بندے کو شرمندگی سے بچائے۔

فرمایا: ''ہاں ایک وقت ایسا آ جاتا ہے کہ بیباک ہو کر انسان اپنے عیبوں میں ترقی پر ترقی کرتا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حیا اور پردہ پوشی سے نفع نہیں اٹھاتا۔ بلکہ دہریت کی رگ اس میں زور پکڑتی جاتی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ اس بیباک کو چھوڑا جائے۔ اس لئے وہ ذلیل کیا جاتا ہے''۔

فرماتے ہیں کہ: ''غرض میرا مطلب تو صرف یہ تھا'' (ایک بیان چل رہا تھا پیچھے) ''کہ رحیمیت میں ایک خاصہ پردہ پوشی کا بھی ہے مگر اس پردہ پوشی سے پہلے یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی عمل ہو اور اس عمل کے متعلق اگر کوئی کمی یا نقص رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت سے اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 126-127۔جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اور بعض دفعہ رحمانیت کے جلوے دکھا رہا ہوتا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ رحیمیت سے بھی پردہ پوشی فرما دیتا ہے اور انسان کچھ نہ کچھ جو عمل کر رہا ہے اس پر جزا بھی دے رہا ہوتا ہے اور اگر انسان میں برائی پر شرمندگی کا احساس ہو، توبہ کی طرف توجہ ہو تو اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے حیا اور پردہ پوشی کو پسند کرنے سے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان اپنی برائیوں میں بڑھتا چلا جائے اور اپنی کوتاہیوں میں بڑھتا چلا جائے۔ اس طرح پھر برائیوں میں بڑھنے کا جواز پیدا ہوتا چلا جائے گا۔ ایسا انسان جو اس بات پر قائم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش ہی دینا ہے اس لئے عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ معاشرے کو مزید خراب کرنے والا ہوگا۔ اس لئے حدیث میں بھی اس کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ ایسے جو ڈھیٹ لوگ ہوں، ضد کرنے والے ہوں ان کی پھر اللہ تعالیٰ حیا نہیں رکھتا۔ بلکہ ان کے اندھیروں میں کئے گئے گناہوں کو بھی ظاہر فرما دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی صفت ستار کے حوالے سے اس سے مستقل یہ دعا مانگتے رہنا چاہئے کہ ہمیں اپنی ستاری کی چادر میں ڈھانپ لے۔

آنحضرت ﷺ نے جو دعائیں سکھائیں ان کے بارہ میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت جُبَیر بن مُطْعَمؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابن عمرؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔ جو یہ ہیں کہ اے اللہ میرے ننگ کو ڈھانپ دے اور میرے اندیشوں کو امن میں بدل دے۔ اے اللہ میری حفاظت فرما (ان خطرات سے) جو میرے آگے ہیں اور جو میرے پیچھے ہیں۔ جو میرے دائیں ہیں اور جو میرے بائیں ہیں اور جو میرے اوپر ہیں اور مَیں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں (ان خطرات سے) جو مجھے نیچے سے اچک لیں۔

(ابوداؤد۔ کتاب الادب باب ماذا یقول اذا اصبح۔ حدیث نمبر 5074)

یہ اللہ تعالیٰ کی مکمل ستاری اور مغفرت کی دعائیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے تو آپ کی ہر قسم کی حفاظت کے، ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کے اللہ تعالیٰ کے وعدے تھے۔ بلکہ آپ نے تو فرمایا کہ میرا تو شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ یہ دعائیں تو اصل میں ہمیں سکھائی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس روح کو سمجھتے ہوئے ان دعاؤں کو پڑھنے کی توفیق بھی عطا فرمائے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

پھر اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق نے جو ہمیں دعائیں سکھائی ہیں۔ اس بارے میں ان کے بھی ایک دو نمونے پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''اے میرے محسن اور اے میرے خدا! مَیں تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تُو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تُو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بیشمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین''۔

(مکتوبات احمدیہ جلد5نمبر 2مکتوب بنام حضرت خلیفہ اول۔مکتوب نمبر 2صفحہ 3)

پھر ایک اور جگہ ایک اور دعا اس طرح آپ نے بتائی کہ: ''اے ربّ العالمین تیرے احسانوں کا مَیں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ مَیں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 153 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس یہ دعائیں ہیں جو ہمارا خاصہ ہونا چاہئیں۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں بھی رہیں اور اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں اور گناہوں پر نظر بھی رکھتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفت ستار سے فیض پانے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے ایک مومن پر کیا ذمہ داری ڈالی ہے؟ اس بارہ میں مَیں چند ایک احادیث پیش کرتا ہوں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''جس نے کسی مومن عورت کی حرمت کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ آگ سے اسے محفوظ رکھے گا''۔ (مجمع الزوائد جلد 6صفحہ 268۔ کتاب الحدود والدیات باب الستر علی المسلمین۔ حدیث نمبر 10477)

یہ حدیث خاص طور پر ان لوگوں کے لئے مَیں نے چنی ہے کہ جب میاں بیوی کے تعلقات باہم ایک دوسرے کے ساتھ خراب ہوں تو ایک دوسرے پر الزام تراشی شروع کر دیتے ہیں اور پھر یہی نہیں بلکہ ایک دوسرے کے گھر والے بھی اور خاص طور پر جب لڑکے کے گھر والے لڑکی پہ یا لڑکی کے گھر والے لڑکے پہ الزام لگا رہے ہوتے ہیں تو بعض دفعہ بلاوجہ الزام لگ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پردہ پوشی کرو۔ بعض جائز باتیں بتائی جارہی ہوتی ہیں۔ بعض سراسر تہمتیں لگائی جارہی ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ لڑکا یا اس کے گھر والے قضاء میں یا عدالت میں لڑکی پر ایسے ایسے الزام لگا رہے ہوتے ہیں کہ اُن کو سُن کر شرم آتی ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن عورت کی حرمت کی پردہ پوشی کرو تو اللہ تعالیٰ آگ سے محفوظ رکھے گا۔ بعض دفعہ علیحدگیاں بھی ہو جاتی ہیں، جو بھی وجوہات ہوں علیحدہ ہونا ہے تو بیشک ہوں لیکن ایسے الزامات جو پیش کئے جاتے ہیں ان کے بغیر بھی وہ مدعا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پس ایک احمدی کو ان باتوں سے بچنا چاہئے۔ چاہے کوئی بھی فریق ہو۔ یہاں عورت کی حرمت کی مثال دی گئی ہے۔ لیکن اگلی حدیث میں اس کو عمومی کیا گیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو مومن اپنے بھائی کے عیب کو دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے گا''۔ (مجمع الزوائد جلد 6صفحہ 268۔ کتاب الحدود والدیات باب الستر علی المسلمین۔ حدیث نمبر 10476)

یعنی عیب تلاش کرنے کی بجائے چھپائے جائیں۔ اس سے دونوں طرف کے رشتہ داروں کو تنبیہ کر دی گئی ہے اور ساتھ ہی خوشخبری بھی دے دی گئی ہے کہ تُو نے اپنے مسائل حل کرنے ہیں تو جائز طریقے سے کرو۔ ایک دوسرے پر الزام تراشی کرنے کی نہیں۔ اور اگر تم لوگ جائز طریقے سے کرو گے، ایک دوسرے کی پردہ پوشی کرو گے (بہت سے اب جو نئے رشتے قائم ہوتے ہیں تو راز کی باتیں بھی پتہ لگتی ہیں) تو اگر تعلقات خراب ہونے کی صورت میں پردہ پوشی کرو گے تو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا۔

پہلی حدیث میں تو سزا سے بچنے کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرنے کی وجہ سے آگ سے محفوظ رکھے گا۔ یہاں فرمایا کہ جنت میں داخل کر دے گا۔ نہ صرف سزا سے بچائے گا بلکہ انعامات سے بھی نوازے گا۔ تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے دینے کے طریقے۔

پھر ایک روایت میں اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی مدد کے وقت اسے اکیلا چھوڑتا ہے۔ اور جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے۔ اور جس نے کسی مسلمان سے اس کی تکلیف دُور کی تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی تکالیف میں سے تکالیف دور کر دے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے روز پردہ پوشی فرمائے گا۔

(صحیح بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه ۔حدیث نمبر 2442)

تو یہ ہیں وہ معیار جو حقیقی مسلمان کے ہونے چاہئیں، ایک احمدی کے ہونے چاہئیں۔ بلکہ ہم نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر جمع ہو کر بیعت کر کے ان سب برائیوں سے بچنے کا عہد بھی کیا ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا فرماتے ہیں۔

آپؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ: ”مَیں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بھی ہو جاتی ہیں“۔ (آپس میں جھگڑے ہو جاتے ہیں جماعت میں) ”اور معمولی نزاع سے ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتا ہے“ چھوٹے چھوٹے جھگڑے ہوتے ہیں لیکن ان چھوٹے جھگڑوں کی وجہ سے ایک دوسرے کی عزت پر بھی حملہ کرنے لگ جاتے ہیں ”اور اپنے بھائی سے لڑتا ہے۔ یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ ایک اگر اپنی غلطی کا اعتراف کر لے تو کیا حرج ہے۔ بعض آدمی ذرا ذراسی بات پر دوسرے کی ذلت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستّار ہے۔ پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت و آبرو پر حملہ نہ کرے“۔

فرماتے ہیں کہ ”ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا“۔ (پرانی روایتیں، حکایتیں ہوتی ہیں) ”ایک مُلّاں نے کہا کہ یہ آیت غلط لکھی ہے۔ بادشاہ نے اُس وقت اس آیت پر دائرہ کھینچ دیا کہ (ٹھیک ہے بعد میں اس کو دیکھ لوں گا) ”اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اس دائرہ کو کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا“ (بجائے لفظ کاٹنے کے آپ نے دائرہ کاٹ دیا۔) ”تو اس نے کہا کہ دراصل وہ (مُلّاں) غلطی پر تھا مگر مَیں نے اس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اس کی دلجوئی ہو جاوے“۔ (باوجود اختیارات ہونے کے اس نے یہ عاجزی دکھائی۔ برداشت کا حوصلہ دکھایا کہ تم باوجود میری رعیت ہونے کے میرے سامنے کس طرح بول سکتے ہو۔ پھر بھی اس کی ستاری کر لی، اسے اپنے سامنے شرمندہ ہونے سے بچالیا کہ ٹھیک ہے تم کہتے ہو تو مَیں اس پر دائرہ لگا دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہ معیار ہونا چاہئے۔)

فرمایا ”یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی“۔ فرشتوں کا کام تو اطاعت ہے۔ تقویٰ کا یہ معیار ہو گا تو فرشتوں میں داخل ہو جائے گا۔ اس میں کوئی کسی قسم کی سرکشی باقی نہیں رہتی۔ ”تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے“۔ (آج کل ہر کسی پر بیشمار بلائیں، مصیبتیں، ابتلائیں آتی رہتی ہیں۔ فرمایا تقویٰ اختیار کرو تو بلاؤں سے بچائے جاؤ گے۔) ”خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جبکہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا“۔ (اگر پردہ پوشی نہیں۔ فرمایا: یہ بھی ایک ظلم ہے باقی جو نیکیاں کر بھی لیں۔ بیعت بھی کر لی تو یہ ظلم اگر اندر دل میں رہا تو فائدہ نہیں ہو سکتا)۔ فرمایا کہ ”اگر وہی جوش، رعونت، تکبر، عُجب، ریاکاری، سریع الغضب ہونا باقی ہے جو دوسروں میں بھی ہے تو پھر فرق ہی کیا ہے؟“۔ (تکبر بھی پیدا ہو رہا ہے۔ بناوٹ اور تصنع بھی ہے فوری طور پر غصے میں آ جانا بھی ہے تو فرق کیا ہوا) فرمایا ”سعید (نیک فطرت) اگر ایک ہی ہو اور وہ سارے گاؤں میں ایک ہی ہو تو لوگ کرامت کی طرح اس سے متاثر ہوں گے۔ نیک انسان جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر نیکی اختیار کرتا ہے اس میں ایک ربّانی رعب ہوتا ہے اور دلوں میں پڑ جاتا ہے کہ یہ باخدا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے خدا تعالیٰ اپنی عظمت سے اس کو حصہ دیتا ہے اور یہی طریق نیک بختی کا ہے۔

پس یاد رکھو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ جمیع اخلاق کے مُتَمِّمْ ہیں“۔ (آپ میں سب اخلاق جمع ہوئے ہوئے ہیں) ”اور اس وقت خدا تعالیٰ نے آخری نمونہ آپؐ کے اخلاق کا قائم کیا ہے۔ اس وقت بھی اگر وہی درندگی رہی تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے“۔ (اب آخرین کے ساتھ مل کے جو پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں اس سے فائدہ اٹھاؤ۔) فرمایا کہ ”پس دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسروں پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں۔ لیکن اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ سے ہے۔ بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے بھائیوں پر معاً ناپاک الزام لگا دیتے ہیں“۔ (ذراسی بات ہوئی فوری طور پر الزام لگا دیا اور بڑا گندہ قسم کا الزام لگا دیا)۔ ”ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی، ہمسایوں سے نیک سلوک کرو اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو اور سب سے پہلے شرک سے بچو کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 571 تا 573 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

یہ ساری برائیاں جو پیدا ہوتی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ مخفی شرک ہوتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف ہو اور علم ہو کہ وہ دیکھ رہا ہے اور میری ہر بات کا اس کو علم ہے تو کبھی اس قسم کی حرکت انسان کر ہی نہیں سکتا جو اس کو برائیوں کی طرف لے جا رہی ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی پردہ پوشی کرنے اور پردہ دری نہ کرنے کے بارے میں کتنا کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ ایک آیت میں آتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ۔ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوْا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْم (الحجرات:13) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت میں جس ظن کا ذکر کیا گیا ہے وہ بدظنی پر بنیاد رکھتا ہے۔ دنیا میں برائیاں پھیلانے میں بدظنی کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔ بدظنی کی وجہ سے ایک دوسرے کے عیب تلاش کئے جاتے ہیں تا کہ اس طرح اسے نیچا دکھایا جائے، اسے بدنام کیا جائے۔ اس لئے فرمایا کہ آپس کے تعلقات کے جو معاملات ہیں لوگوں کے ذاتی معاملات ہیں، ان کے معاملہ میں تجسس نہ کرو۔ یہ تجسس خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ اس تجسس کے بعد پھر اگلا سٹیپ (Step) کیا ہو گا، اگلا قدم کیا ہو گا کہ اپنی مجالس میں بیٹھ کر پھر ہجو کرو گے، دوسرے کی چغلیاں کرو گے۔ وہ باتیں جو دوسرے کے بارہ میں معلوم ہوتی ہیں اور جو دوسرے شخص کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ یہ غیبت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تو پردہ پوشی کرنے والا ہے۔ اور جن باتوں کی اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی کی ہوئی ہے تم نے تجسس کر کے ان کو باہر نکالا اور پھر اس کا ذکر شروع کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کو انتہائی سخت ناپسند ہے۔ جس چیز کی اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی فرمائی ہو اس کے بارہ میں کسی انسان کو حق نہیں پہنچتا کہ اس کی پردہ دری کرے۔ اس لئے جو حدیث مَیں نے پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو دوسرے کی پردہ پوشی نہیں کرتا اسے مَیں سزا دوں گا۔ کیونکہ یہ پردہ پوشی نہ کرنا جہاں دوسرے کو بدنام کرنے اور اسے دنیا کے سامنے ننگا کرنے کا باعث بنے گی وہاں معاشرے میں فساد پھیلے گا۔ جب کسی کے بارہ میں راز کی باتیں بتائی جائیں گی۔ اس کی راز کی باتیں تلاش کر کے لوگوں کو بتائی جائیں گی۔ اس کا ردّعمل سختی کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے جس سے پھر دشمنیاں بڑھتی چلی جائیں گی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپس میں پیار اور محبت کے نمونے قائم کرو۔ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کے نظارے تم میں نظر آنے چاہئیں۔ دوسرے، ان رازوں کے فاش ہونے سے جن لوگوں کے بارہ میں باتیں کی گئیں، جن کے راز فاش کئے گئے ان کی باتوں کی بناء پر آپس میں تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔ پہلی بات، جب ایک فریق کی پردہ دری کرو گے تو دوسرا فریق بھی غصہ میں آئے گا فساد اور لڑائیاں پیدا ہوں گی۔ دوسری بات، جو باتیں کی گئیں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ کسی میں پھوٹ ڈالنے والی ہوتی ہیں ان کے تعلقات خراب ہوں گے۔ دو دلوں میں پھوٹ ڈالنے والے بنو گے۔ مثلاً یہ کہہ دیا کہ تمہارا فلاں رشتہ دار فلاں دوست یا فلاں شخص فلاں موقع پر اس نے تمہارے متعلق یہ بات کی تھی مجھے اب پتہ لگی ہے۔ تو اگر اس شخص نے حقیقت میں یہ چغلی فلاں وقت میں کسی کے خلاف کی بھی تھی تو سننے والے نے اسی وقت اس کو کیوں نصیحت نہیں کر دی اور اس معاملے کو کو دبا دیا، سمجھا دیا۔ اور اگر سمجھانے کی طاقت نہیں تھی تو کیوں نہ اس کے بارہ میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کرے۔ لیکن اب وہ بات کر کے وہی شخص (یہ بات پھیلانے والا جو ہے) وہ چغلی کر رہا ہے۔ یہ چغلی کرنے والا شخص ایک تو چغلی کے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔ پردہ پوشی نہ کرنے کے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے اور دوسرے فساد کا پیدا کرنے والا بن رہا ہے اور فساد کے بارہ میں اللہ

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فتنہ جو ہے یہ توقتل سے بھی زیادہ شدید ہے۔اور پھر ایک بات یہ کہ اس طرح چغلی کرنے والا معاشرے میں فحشاء کو پھیلانے کا باعث بن رہا ہے، برائیوں کے پھیلانے کا باعث بن رہا ہے۔ کیونکہ وہ بات جس کا ذکر کیا جا رہا ہے اگر بری ہے، گناہ ہے تو کمزوروں کے لئے، کمزور ایمانوں کے لئے بعض دفعہ، نوجوانوں کے لئے ترغیب بن جاتی ہے کہ چلو اس نے بھی اس طرح کیا تھا تو ہم بھی کر دیکھیں۔ایک برائی ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ (النور:20) یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنوں میں بدی پھیل جائے ان کے لئے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بڑا دردناک عذاب ہے۔اب دیکھیں کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ حیا پسند کرتا ہے پردہ پوشی پسند کرتا ہے اپنے بندوں کو بخشنا پسند کرتا ہے۔لیکن ایسے لوگوں کے لئے جو پردہ دری کرنا چاہتے ہیں جو اس وجہ سے دنیا میں بے حیائی کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ جو مومنوں میں ایک بدی کے اظہار سے بدی پھیلانا چاہتے ہیں۔اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو باتیں کر کے پھیلاتے ہیں اور وہ لوگ بھی جو سر عام کرنے والے ہیں۔تو ان کے متعلق فرمایا کہ ان کو دنیا اور آخرت میں عذاب کی خبر ہے۔ کیونکہ جب معاشرے میں سر عام برائیاں پھیلیں گی۔ان کے چرچے ہونے لگ جائیں گے اور ایک دوسرے کے ننگ ظاہر کرنے شروع کر دیئے جائیں گے تو پھر حیا کے معیار ختم ہو جاتے ہیں۔اس معاشرہ میں جو یہ مغربی معاشرہ ہے اس میں جو سر عام بعض حرکتیں ہوتی ہیں وہ اس لئے ہیں کہ حیا نہیں رہی اور اب تو ٹیلی ویژن اور دوسرے میڈیا نے ساری دنیا کو اسی طرح بے حیا کر دیا ہے اور اسے آزادی کا نام دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ننگ اور بے حیائی جو ہے وہ اگلی نسلوں میں بھی منتقل ہوتی چلی جا رہی ہے۔اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض دفعہ بعض جگہ بعض احمدی بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔اسی لئے اسلام نے پردہ اور حیا پر بہت زور دیا ہے اور ساتھ ہی دوسروں کو بھی کہہ دیا ہے کہ تم ان کے عیب تلاش کرنے کی جستجو نہ کرو اور پھر اس کو پھیلاؤ نہ۔اگر کسی کا کوئی عیب علم میں آجاتا ہے اور یہ اتنا بے حیا ہے کہ سامنے بھی کر رہا اور بار بار اس کو پھیلاتا بھی چلا جا رہا ہے۔تو جماعتی نظام ہے، متعلقہ عہدیدار ہے، یا نظام کو اس کی اطلاع کر دو اور خاموش رہو۔تم نے اپنا فرض پورا کر دیا اور اس کے لئے دعا کرو۔اگر تم باتیں کر کے، باتوں کے مزے لے کے اس جرم کو پھیلانے کا موجب بن رہے ہو تو پھر تقویٰ سے دور جا رہے ہو اور اگر بالفرض کسی کے بارے میں کوئی برائی اتفاق سے علم میں آجائے اور اس کے بعد اس شخص نے اس برائی سے توبہ بھی کر لی ہو لیکن پھر بھی کسی مخالفت کی وجہ سے، کسی موقع کے ہاتھ آجانے پر، اس برائی کا علم کسی شخص کو ہو جاتا ہے اور وہ اس کی تشہیر کرتا ہے تو وہ نہ صرف پردہ دری کا مرتکب ہو رہا ہے بلکہ فرمایا کہ چغلی کر کے تم وہ حرکت کر رہے ہو جیسے کوئی شخص اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہا ہو۔

پس معاشرے کو ہر قسم کے فساد سے بچانے کے لئے اور اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے پردہ پوشی انتہائی ضروری ہے۔لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اگر اصلاح کی غرض ہے تو دعا کے ساتھ متعلقہ عہدیدار کو اطلاع دینا ضروری ہے کہ برائی دیکھو جو ختم نہیں ہو رہی اور پھر اس عہدیدار کا فرض بن جاتا ہے کہ بصیغہ راز تمام معاملہ رکھ کے اس کی اصلاح کی کوشش کرے اور اگر پھر کسی نے برائی پر ضد نہیں پکڑی تو حتی الوسع کوشش کرے (یہ عہدیداران کا بھی کام ہے) کہ بات باہر نہ نکلے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں۔لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دُور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔کونسا ایسا عیب ہے جو کہ دُور نہیں ہو سکتا اس لئے ہمیشہ دُعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے۔''

فرمایا کہ ''آنحضرت ﷺ سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اسے بُرا لگے یہ غیبت ہے۔اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے اور تُو بیان کرتا ہے تو اس کا نام بہتان ہے۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ۔ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا (الحجرات:13) اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے''۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ''بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے''۔(یہ اس وقت کا ذکر ہے لیکن اب 120 سال گزرنے کے بعد بھی، بعض دفعہ جب زمانہ نبی سے دُور چلا جاتا ہے تو پھر وہ برائیاں دوبارہ عود کرتی ہیں، پیدا ہو جاتی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جوں جوں جماعت کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے، مختلف قسم کے لوگ آتے جا رہے ہیں۔بعض اپنی برائیوں کو بعض دفعہ صحیح طرح صاف نہیں کر سکتے۔بعض پرانے احمدی صحیح طرح دین پر قائم نہیں، تقویٰ کی روح کو نہیں سمجھنے والے، وہ برائیاں پھیلتی چلی جاتی ہیں۔اس لئے پھر وہ دَور جو ہے بڑا خطرناک دور ہے۔اس میں پھر ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور اس بات کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی بڑی توجہ سے یاد کر کے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

فرمایا کہ ''بعض کمزور ہیں (جماعت میں) جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے۔بعض میں کچھ طاقت آگئی ہے۔پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔'' اگر انسان کو حقیقی ہمدردی ہے جماعت سے اور اصلاح کرنا چاہتا ہے تو جس اپنے بھائی کو کمزور دیکھو بجائے اس کے کہ اس کی پردہ دری کرو، اس کے رازوں کو فاش کرو، اس کی برائیوں کو اچھالو، اسے نصیحت کرو۔خاموشی سے، خفیہ طور پر سمجھاؤ۔ہمدردی اور دوستی کے رنگ میں۔'' اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرو اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضا وقدر کا معاملہ سمجھے۔جب خدا تعالیٰ نے اس کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سر دست جوش نہ دکھلایا جاوے۔ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے''۔(جیسا کہ پہلے مَیں نے بتایا کہ اب جماعتی نظام بھی فعال ہو چکا ہے۔یہاں زیادہ سے زیادہ بتایا جا سکتا ہے اور پھر جماعتی نظام کا کام ہے کہ وہ بھی انتہائی راز ہی رکھتے ہوئے ایسے معاملات کو ڈیل (Deal) کریں نہ کہ دنیا کو پتہ لگتا رہے)۔فرمایا کہ ''بہت سے چور اور زانی آخر کار قطب اور ابدال بن گئے۔جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کے لئے وہ پوری کوشش کرتا ہے۔ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔بلکہ وہ فرماتا ہے کہ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَۃِ (سورۃ البلد:18) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔مَرْحَمَہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم 40 دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو''۔فرمایا ''تمہیں چاہئے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ بنو۔ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آگیا ہے تو یہ گناہ ہے کہ اس کی اشاعت اور غیبت کی جاوے۔

شیخ سعدیؒ کے دو شاگرد تھے ایک ان میں سے حقائق و معارف بیان کرتا تھا دوسرا جلا بھنا کرتا تھا۔آخر پہلے نے سعدی سے بیان کیا کہ جب مَیں کچھ بیان کرتا ہوں تو دوسرا جلتا ہے اور حسد کرتا ہے۔شیخ نے جواب دیا کہ ایک نے تو راہ دوزخ کی اختیار کی کہ (تمہارے سے) حسد کیا اور تو نے (اس کی) غیبت کی''۔اس کا راز مجھے بتایا کہ یہ غیبت تھی، یہ برائی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔'' غرضیکہ یہ سلسلہ چل نہیں سکتا جب تک رحم، دعا، ستاری اور مرحمہ آپس میں نہ ہو''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 60-61۔ جدید ایڈیشن ۔مطبوعہ ربوہ)

یہ چیزیں ہمیں جماعت میں پیدا کرنی چاہئیں اور جوں جوں جماعت بڑھ رہی ہے اس کے لئے خاص کوشش بھی کرنی چاہئے، نہ یہ کہ جھگڑوں کو زیادہ بڑھایا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف جگہ پر بار بار جماعت کو دعا اور ستاری کے بارہ میں نصیحت فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی صفت ستّاری سے ہمیشہ حصہ لیتے رہنے والے بنے رہیں۔اللہ تعالیٰ فضل فرماتے ہوئے ہمارے دلوں میں تمام برائیوں سے نفرت پیدا کردے اور ہمیشہ ہم نیکیوں کی طرف قدم مارنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا جو مقصد ہے اس کو پورا کرنے والے بنیں۔آمین

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

خلافت خامسہ کے مبارک دور میں خدائی تائیدات کا نزول

(مولانا سلطان احمد ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان)

(قسط دوم آخری)

(تسلسل کے لئے دیکھیں شمارہ نمبر 25 ص 7)

اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں لیستخلفنّھم فی الارض فرما کر اس بات پر خاص زور دیا ہے کہ اگرچہ اعزازی طور پر مومنین کی جماعت کو یہ موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ انتخاب خلافت کے موقعہ پر اپنی رائے کا اظہار کریں لیکن خلیفہ کا انتخاب درحقیقت خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ کیونکہ اس میں ذرّہ بھی شک نہیں کہ اس وقت مومنین کی جماعت اللہ تعالیٰ کے قادرانہ تصرف کے تابع اسی شخص کا انتخاب کرتی ہے جس پر خدا تعالیٰ کی نظر انتخاب پڑ رہی ہوتی ہے چنانچہ سنت اللہ ہمیشہ سے اسی طرح جاری ہے کہ مومنوں کے ازدیاد ایمان اور ان کے دلوں کو تقویت بخشنے کی خاطر قبل از وقت رؤیا و کشوف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلہ سے وضاحتاً یا اشارۃً آگاہ فرما دیتا ہے کہ تا کہ وہ خدائی تقدیر کے ظاہر ہونے پر اس بات کے گواہ ٹھہریں۔

چنانچہ انتخاب خلافت خامسہ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں احباب و خواتین حتّٰی کہ بچوں کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بڑی واضح خوابیں دکھلائیں چنانچہ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن کے ایک مضمون میں ان میں سے چند مبشر خوابیں ۲/۷ دسمبر ۲۰۰۵ء کے اخبار بدر میں شائع ہو چکی ہیں۔ نام بنام تفصیل کے ساتھ ان کو بیان کرنا تو ممکن نہیں البتہ وقت کی رعایت سے نمونۃً اتنا ہی ذکر ہوسکتا ہے کہ

کسی نے سالوں پہلے دیکھا کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد ایک دائرہ کی شکل میں ایک کمرے میں بیٹھے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تشریف لاتے ہیں اور ایک بڑا ہار حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے گلے میں ڈال دیتے ہیں۔

کسی نے دیکھا کہ آپ نے حضور کی پگڑی اور لباس پہن رکھا ہے وہ خواب میں ہی پوچھتا ہے کہ حضور یہ کیسے ہوگیا آپ فرماتے ہیں یہ میرے اللہ کا فضل ہے جو مجھ پر ہوا ہے۔

کسی نے خواب میں لکڑی کے فریم میں لگی تصویر دیکھی جس میں ایک شخص پگڑی میں ملبوس کھڑا ہے یہ پوچھنے پر کہ یہ کون ہے آواز آئی یہ اگلے خلیفہ ہیں اور جب نام پوچھا تو آواز آئی مرزا مسرور احمد

کسی نے دیکھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے نیچے چاروں خلفاء کی تصاویر ترتیب سے لگی ہوئی ہیں اور پانچویں تصویر حضرت مرزا مسرور احمد کی ہے۔

کسی کو بحالت خواب پہلے سے بتلایا گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع وفات پا گئے ہیں اور صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو خلیفہ چن لیا گیا ہے۔

ایک دوست لکھتے ہیں کہ میں اونگھ رہا تھا پہلی بار آنکھ کھلی تو میری زبان پر یہ الفاظ تھے مسرور احمد دوسری بار آنکھ کھلی تو یہ الفاظ تھے مرزا مسرور احمد اور تیسری بار آنکھ کھلی تو یہ الفاظ تھے مرزا مسرور احمد زندہ باد

الغرض ان بشارات رحمانیہ نے ایک بار پھر روز روشن کی طرح اس حقیقت کو آشکار کر دکھایا کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور جسے خدا خلیفہ بنائے تو قدم قدم پر اس کی تائیدات اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور اس کے بے پایاں لطف و احسان کے جلوے اس رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں کہ دیکھنے والے حیران و ششدر رہ جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور یہی وہ فنا فی اللہ کا اعلیٰ مقام ہے جس کے اوّلین مصداق ہمارے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے محبوب میدان بدر میں جو ریت کے سنگریزے تو نے دشمنوں کی طرف پھینکے تھے وہ تو نے نہیں بلکہ میں نے پھینکے تھے۔ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (انفال آیت ۱۸)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہی چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کو حاصل ہے اور آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اللہ تعالیٰ اپنی قادرانہ تجلّی سے آپ کے ہاتھ پر تائیدی نشانات ظاہر فرما رہا ہے اور خارق عادت طور پر آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخش رہا ہے جن کے کرۂ ارض پر پھیلے تمام احمدی گواہ ہیں نمونۃً چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن حضور انور کے دورہ کینیا مورخہ ۲۸/اپریل ۲۰۰۵ء کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ:

"نماز مغرب سے ایک گھنٹہ قبل موسلہ دھار بارش ہوئی کینیا میں ایک عرصہ سے بارش نہیں ہوئی تھی اور لوگ بارش کے منتظر تھے حضور کی کینیا آمد کے ساتھ ہی موسلہ دھار بارش ہوئی اور باران رحمت جو ساری رات اور پھر دوسرے دن صبح ۱۰ بجے تک برستا رہا اور ہر طرف جل تھل ہوگیا کینیا کی سرزمین پر حضور انور کے مبارک قدم پڑتے ہی باران رحمت کا آنا اپنوں اور غیروں کے لئے نشان ہے جس کا لوگ برملا اظہار کرتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل ۴/مئی ۲۰۰۵ء)

۱۸/جون ۲۰۰۵ء کو دورہ کینیڈا کے دوران کیلگری کے مقام پر بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے سے ایک دن قبل امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور کی خدمت میں محکمہ موسمیات کی بارش کی پیشگوئی کا ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی حضور انور نے فرمایا یہ موسم بھی خدا کا ہے اور جس گھر کی تعمیر کے لئے جا رہے ہیں وہ بھی خدا کا ہے۔ اللہ خود ہی انتظام فرمائے گا۔

پھر اللہ نے ایسا بابرکت انتظام کیا کہ ساری تقریب نہایت عمدہ رنگ میں رحمت کی بارش تلے جو پھوار کی صورت میں برس رہی تھی انجام کو پہنچی ساڑھے ۱۲ بجے جونہی اس تقریب سے فارغ ہو کر حضور انور روانہ ہوئے تو موسلہ دھار بارش شروع ہوگئی جو سہ پہر کے بعد تک جاری رہی یوں لگتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے حکماً اس کو برسنے سے روکا ہوا تھا۔ (الفضل یکم جولائی ۲۰۰۸ء)

انعام الرحمٰن شاکر صاحب معلم اصلاح ارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں کہ مکرم فاروق حسن صاحب ٹاؤن شپ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۷/فروری ۲۰۰۵ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ولادت سے قبل حضور انور کی خدمت میں دعا اور نام تجویز کرنے کی درخواست کی گئی حضور انور نے صرف لڑکے کا نام معوذ احمد عطا فرمایا اور خدا کے فضل اور خلافت کی برکت سے بیٹا ہی ہوا۔ (الفضل ۱۸/اپریل ۲۰۰۵ء)

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ حضور انور کے دورہ کا یا ریجن بورکینا فاسو کے دوران ہونے والے تائید الٰہی کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اس علاقہ کے سب سے بڑے چیف نابا کوانگا کا علاقہ میں بہت اثر اور رعب ہے ان کو بھی حضور انور کی آمد کے موقع پر دعوت دینے کا فیصلہ کیا گیا ان کے بارے میں عاملہ کا یا شہر نے خاکسار کو بتایا کہ خدشہ ہے کہ وہ حضور کو ملنے نہ آئے کیونکہ روایتاً اگر کوئی اس شہر میں آئے تو وہ خود ملنے نہیں آتا بلکہ جو اس کے شہر میں آتا ہے وہ اس کو سلام کرنے آتا ہے حتّٰی کہ بورکینا فاسو کے صدر مملکت بھی جب کا یا آئے ہیں تو ہمیشہ پہلے ان کو ملنے جاتے ہیں چنانچہ خاکسار قائد ریجنل اور صدر صاحب کے ساتھ ان کو دعوت دینے گیا جب ہم وہاں گئے اس نے کہا میں نے حضور کو MTA پر دیکھا ہے آپ بے فکر رہیں میں خود ان کے استقبال کے لئے آؤں گا چنانچہ حضور کی آمد کے موقعہ پر وہ اپنے نائب کے ساتھ حضور کے استقبال کے لئے آئے۔" (الفضل ۴/مئی ۲۰۰۵ء)

مکرم غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ ۷۹ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں کہ:

۲۷ تا ۲۹ جنوری 79 نواں کوٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا مسرور کبڈی ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ ۲۷ جنوری کی شام ایک کبڈر نے کہا مربی صاحب دیکھیں کتنے گہرے بادل ہیں اور محکمہ موسمیات نے خبر دی ہے کہ آج رات شدید بارش ہوگی اور واقعتاً وہاں بادل برسنے والے تھے خاکسار نے عرض کیا کہ ہم ابھی اپنے آقا کو فیکس کر دیتے ہیں انشاء اللہ حضور کی دعا سے بارش نہیں ہوگی چنانچہ اس دن شام کو ساری کیفیت لکھ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فیکس کر دی گئی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے تین دن تک بادلوں کو برسنے سے روکے رکھا اور پروگرام کسی روکاوٹ کے بغیر کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ ٹورنامنٹ کے بعد جب تمام مہمان روانہ ہوگئے تو موسلہ دھار بارش کا سلسلہ شروع ہوگیا جو کئی روز جاری رہا۔ (الفضل ۳/دسمبر ۲۰۰۸ء)

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے خلافت کی ایک عظیم الشان برکت وَلَيُمَكِّنَنَّ لھم دینھُمُ الذی ارتضٰی لھم بیان فرمائی ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے دین کو تمکنت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اس سرعت اور حیرت انگیز رفتار سے ترقیات کی بلند ترین منازل طے کرتی جارہی ہے کہ ان الٰہی نصرتوں اور تائیدات کا اعداد و شمار کی روشنی میں بھی احاطہ کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو چکا ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں۔

"یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے نوازتا رہا ہے اور آئندہ بھی نوازتا رہے گا پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔" (خطاب ۲۱/مئی ۲۰۰۴ء)

معزز سامعین! حضور پُر نور نے اپنے پچھلے چھ سالہ مختصر دور خلافت میں تقریباً چوتھائی عرصہ لمبی سفروں میں گزارا ہے اور دنیا کے لگ بھگ ۲۷ ممالک کا دورہ کیا ہے بعض ممالک میں تو حضور سات-

سات ...آٹھ - آٹھ بار تشریف لے جاچکے ہیں اور جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ:

”ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک و کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اگر خدا ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۸)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان للّٰہی سفروں میں درحقیقت تبلیغ اسلام کی یہی بے پناہ خواہش کار فرما ہے اور آپ جماعت کی تربیت کے ساتھ ساتھ سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے ملک ملک اور شہر شہر میں انگریزی زبان میں تبلیغ اسلام کا اہم ترین فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور سربراہان مملکت وزراء اور ممبران پارلیمنٹ تک اسلام کا حسین اور پُر امن پیغام پہنچا رہے ہیں۔ چنانچہ ۲۴/ مارچ ۲۰۰۷ء کو بیت الفتوح لندن میں امن کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ حضور نے اس موقعہ پر جو خطاب فرمایا اس کو اس قدر پسند کیا گیا کہ لارڈ ایوبری Lord Avebury نے کہا کہ یہ خطاب اتنا اہم ہے کہ اسے اقوام متحدہ میں پڑھا جانا چاہئے تھا۔

۱۰/ جون ۲۰۰۸ء کو کوئین الزبتھ دوم کانفرنس ہال میں امن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ دنیا کو امن دینا چاہتے ہو تو بھوک کو ختم کرو اور تعلیم کو عام کرو۔

اسی طرح ۲۲/اکتوبر ۲۰۰۸ء کو حضور نے برٹش پارلیمنٹ میں اراکین پارلیمنٹ اور سفراء کی موجودگی میں ایک عظیم الشان تاریخی خطاب ارشاد فرمایا جس میں حضور نے جہاں مذہب کے نام پر دہشت گردی کی مذمّت کی وہیں مغربی دنیا بالخصوص امریکہ کو نصیحت فرمائی کہ اس کا کیا رول ہونا چاہئے آپ نے خاص طور پر ان وجوہات کا ذکر فرمایا جن کی وجہ سے دنیا کا امن برباد ہو رہا ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ بعض ناسمجھ لوگوں کے ردّ عمل کی وجہ سے یورپ میں انتقامی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اور حسین وجود کو داغدار کر کے پیش کیا جا رہا ہے آپ نے فرمایا کہ اس پر ہر صورت میں روک لگنی چاہئے کیونکہ مسلمان اس بات کو کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر مذہب کے پیشواؤں کی عزّت کریں اور اگر کوئی بات کرنی بھی ہو تو تہذیب اور اخلاق کے دائرہ کے اندر رہ کر کریں۔

اسی طرح ۱۰/فروری تا ۱۰ مارچ حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع و اعلیٰ شان کا اظہار فرماتے ہوئے۔ ڈنمارک سے شائع ہونے والے توہین آمیز خاکوں کے جواب میں نہایت مدلل و مسکت خطبات ارشاد فرمائے۔

حاضرین کرام! سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ان مبارک عالمگیر دورہ جات کو یہ بھی خصوصیت حاصل رہی کہ آپ نے ۴۰ سے زائد مساجد کا خود افتتاح فرمایا یا سنگ بنیاد رکھا علاوہ ازیں دنیا بھر میں سکولوں کالجوں اور جامعات کے قیام کی طرف خصوصی توجہ فرمائی۔

الغرض سیدنا حضور انور کے عہد باسعادت میں جماعت احمدیہ کو عالمگیر سطح پر جس برق رفتاری سے عظیم الشان فتوحات حاصل ہوئی ہیں ان کا احاطہ اس مختصر وقت میں تو ممکن نہیں ہے البتہ ۲۰۰۸ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر سیدنا حضور انور نے جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے افضال و برکات کا جو ذکر فرمایا ہے اس کا مختصر جائزہ اس طرح سے ہے کہ دوران سال خدا تعالیٰ کے فضل سے چار نئے ممالک کے اضافے کے ساتھ جماعت دنیا کے ۱۹۳ ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ دنیا کے ۴۹ ممالک میں نئے رابطے زندہ ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ۳۵۱ نئی مساجد عطا کیں جن میں سے ۲۰۲ مساجد بنی بنائی جماعت کو عطا ہوئیں یاد رہے کہ ضیاء الحق کی ظالمانہ حکومت نے آٹھ مساجد کو شہید کیا تھا جس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اب تک جماعت کو ہزاروں مساجد عطا فرما چکا ہے۔

مشن ہاؤس اور تبلیغی مراکز کے لحاظ سے ایک سال میں ۱۴۲ کا اضافہ ہوا۔

دنیا بھر میں ۱۱ ممالک میں جدید ٹیکنالوج سے آراستہ پرنٹنگ پریس لگ چکے ہیں جو رقیم پریس لندن کے ماتحت کام کر رہے ہیں لندن سے دو لاکھ چالیس ہزار اور افریقہ کے مطبع خانوں میں ۴ لاکھ پنتالیس ہزار کتب شائع ہوئیں۔ حضور نے فرمایا ۴۵ ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دوران سال ۱۳۱ زبانوں میں ۶۲۱ کتب ۲۱ لاکھ ۲۴ ہزار تین سو ستاسٹھ کی تعداد میں شائع ہوئی ہیں۔

نیز حضور نے فرمایا کہ اس سال اللہ کے فضل سے چار نئی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہوئے ہیں اس طرح قرآن مجید کے تراجم کی مجموعی تعداد ۶۸ ہو گئی ہے۔

دوران سال ۷۹۵ نمائشوں کے ذریعہ چھ لاکھ ۶۶ ہزار ۲ سو ۲۳ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

دنیا بھر کے ۷۹۸ اخبارات میں مضامین اور خبریں شائع ہوئیں جن کے قارئین کی تعداد ۷۵ کروڑ ہے۔

تحریک وقف نو میں کل 37136 بچے شامل ہیں جن میں 23765 لڑکے اور 13771 لڑکیاں ہیں۔

۱۲ ممالک میں ۳۶ ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔

۱۱ ممالک میں ۵۱۹ ہائر سکنڈری، پرائمری اور نرسری اسکول چل رہے ہیں۔

MTA انٹرنیشنل 24 گھنٹے اپنی نشریات پیش کر رہا ہے۔ دنیا بھر میں مختلف TV چینلوں میں ایک ہزار اکاون پروگرام پیش کئے گئے جن پر ۶۹۴ گھنٹے صرف ہوئے۔ مختلف ممالک کے ریڈیوز میں ۲۱۵ گھنٹے تک 7051 پروگرام نشر ہوئے۔ احمدیہ ویب سائٹ کے ذریعہ ۱۰ لاکھ سے زائد لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔

احمدیہ آرکیٹیکٹس انجینئرز ایسوسی ایشن غریب ممالک میں صاف پانی کی سپلائی اور سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی پہنچانے کا کام کر رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کا خدمت خلق کا ادارہ ہیومینٹی فرسٹ ۱۴ سال سے خدمت کر رہا ہے جو اب تک ۲۸ ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکا ہے جو مختلف ارضی و سماوی آفات کے موقع پر خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ نادار ضرورت مندوں اور یتیموں کی مدد کی جا رہی ہے فری میڈیکل کیمپ آئی کیمپ اور بلیڈ ڈونیشن کیمپ لگائے جا رہے ہیں۔

دوران سال 354638 افراد بیعت کی سعادت حاصل کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے اس میں 121 ممالک کی 351 قومیں شامل ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

سامعین کرام! سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جب سے مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے ہیں۔ آپ اس بات کے لئے حد درجہ دردمند ہیں کہ ساری جماعت تقویٰ و طہارت اور خدا ترسی کی راہوں پر قدم مارنے والی ہو جائے۔ اس کے لئے آپ کی طرف سے بیسیوں الٰہی تحریکات جماعت کے سامنے رکھی گئی ہیں جن کا احاطہ کرنا تو ممکن نہیں اشارۃً چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ باجماعت نمازوں کی پابندی بالخصوص بچوں کو نماز کا عادی بنانے کی تحریک - تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ پڑھنے کی تلقین - ایم ٹی اے سے بھرپور فائدہ اٹھائیں ذیلی تنظیمات نگرانی کریں - صد سالہ خلافت جوبلی کا روحانی پروگرام - نومبائعین کو مالی نظام کا حصہ بنائیں - تحریک جدید و وقف جدید میں نومبائعین کو شامل کرنے کی تحریک - اپنے ماحول بالخصوص جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی تحریک - بیکاری کو ختم کرنے کی تحریک - بدرسومات کو ترک کرنے - لاٹری حرام ہے اس سے بچنے اسی طرح جادو ٹونے سے اجتناب کی تحریک - فرمایا پیر بنیں پیر پرست نہ بنیں۔ وقف عارضی وقف بعد از ریٹائرمنٹ اور یہ کہ ہر احمدی دعوت الی اللہ کے لئے سال میں کم از کم دو ہفتے وقف کرے - رشتہ ناطہ کے مسائل حل کرنے کی تحریک۔

علاوہ ازیں یکم اگست ۲۰۰۴ء کو حضور انور نے احباب جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اپنی اولاد کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے وصیت کے آسمانی نظام میں شامل ہو جائیں۔ میری خواہش ہے کہ آئندہ ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار احمدی نظام وصیت میں شامل ہو جائیں اور میری یہ بھی خواہش ہے کہ ۲۰۰۸ء تک جب خلافت احمدیہ پر سو سال پورے ہوں تو دنیا کے کمانے والے احمدیوں کا کم از کم 50% وصیت کے مبارک نظام میں شامل ہو جائے۔ چنانچہ احباب جماعت نے حضور انور کی اس مبارک تحریک پر والہانہ لبیک کہا اور اب تک عالمگیر جماعت کے کمانے والے احمدیوں کا پچاس فیصد اس آسمانی نظام میں شامل ہو چکا ہے۔ جس سے جہاں جماعت کا مالی نظام غیر معمولی مضبوط ہوا ہے وہیں جماعت نے نیکی و تقویٰ اور اخلاص میں بھی ترقی کی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اب آخر میں خاکسار سیدنا حضور انور کا ایک اقتباس پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

حضور انور احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

”....آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو حضرت امام الزماں مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے صدقے نظام خلافت سے وابستگی کی توفیق عطا ہوئی ہے جو خدا کے فضل سے دائمی ہے جس قدر آپ کا خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق ہوگا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے آپ کے آپس کے تعلق میں بھی بہتری آئے گی۔ معاشرے میں بھی امن کی فضاء قائم ہوگی اس لئے عافیت کے اس حصار سے فیض پانے کے لئے آپ سب کو خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہوگا۔ غلبۂ اسلام اور امنِ عالم کے لئے دعائیں کرنا ہونگی اپنے اطاعت کے معیار کو بلند کرنا ہوگا اور عہدیداران کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خلافت کے دست و بازو اور خلیفۂ وقت کے لئے سلطان نصیر بننا ہوگا۔

آخر میں دعا ہے کہ صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر جو ہم نے ایفائے عہد خلافت باندھا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر پورا اترنے اور حضور کے تمام ارشادات پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعونا ان الحمدللہ رب العٰلمین۔

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

حفاظتِ قرآن

(.........طارق حیات ریسرچ سیل، ربوہ.........)

(قسط ۲ آخری)

قرآن کی عظیم الشان حفاظت الٰہی پر ایک نشانی عربی زبان بھی ہے۔ قرآن کریم کی زبان کو بھی اللہ نے محفوظ رکھا ورنہ اس وقت گذشتہ الہامی کتب کی زبانیں اسی طرح محفوظ اور رائج الوقت اور عام نہیں ہیں۔ خدا نے نہ صرف اس زبان کو محفوظ رکھا بلکہ ترقی پر ترقی دی اور اس کا دائرہ اور بولنے والوں میں وسعت پر وسعت بخشی۔ ایک اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ نزولِ قرآن کے بعد علمی عربی زبان میں تبدیلی بند ہوگئی۔ انگریزی زبان میں تو صرف تین چار سو سال گزرنے پر ہی چاسر (Cahuser) اور شیکسپئر (Shakespeare) کی کتابیں سمجھنے کے لئے زبان کی تشریح کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ مگر قرآن کی زبان سمجھنے کے لئے گذشتہ لغات کی ضرورت نہیں بلکہ جو شخص آج بھی علمی عربی پڑھتا ہے تو وہ قرآن کی عربی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس موضوع پر فرماتے ہیں کہ

”اس وعدہ کے ایک حصے کو پورا کرنے کے یعنی قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو سامان کئے ہیں ان کا مطالعہ انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ جب تک قرآن کریم نازل نہ ہوا تھا، نہ عربی زبان مدوّن ہوئی تھی، نہ اس کے قواعد مرتب ہوئے تھے نہ لغت تھی نہ محاورات کا احاطہ کیا گیا تھا، مگر قرآن کریم کے نزول کے بعد اللہ تعالیٰ نے مختلف لوگوں کے دلوں میں القاء کر کے ان سب علوم کو مدون کروایا اور صرف قرآن کریم ہی کی حفاظت کے خیال سے علم صرف ونحو اور علم معانی و بیان اور علم تجوید اور علم لغت اور علم محاورہ زبان اور علم تاریخ اور علم قواعد، تدوین تاریخ اور علم فقہ وغیرہ علوم کی بنیاد پڑی اور ان علوم نے اسی قدر زیادہ ترقی حاصل کی جس قدر کہ ان علوم کی بنیاد پڑی اور ان علوم نے اسی قدر زیادہ ترقی حاصل کی جس قدر کہ ان علوم کی حفاظت کا قرآن کریم سے تعلق ہے۔ چنانچہ ظاہری علوم میں صرف ونحو اور لغت کا تعلق حفاظت قرآن کے ساتھ سب سے زیادہ ہے اور ان علوم کو اس قدر ترقی حاصل ہوئی ہے کہ یورپ کے لوگ اس زمانہ میں بھی عربی صرف ونحو اور لغت کو سب زبان کی صرف ونحو اور لغت سے اعلیٰ اور زیادہ مدون خیال کرتے ہیں۔“

(دعوۃ الامیر، انوار العلوم جلد ۷ صفحہ ۳۸۰)

کہتے ہیں کہ الفضل ما شھدت بہ الاعداء، اس اصول کے مطابق حفاظت قرآن کی بابت مستشرقین کا اعتراف درج کرنا بھی کافی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ ان فاضل اہل مغرب میں سے اکثر نے اپنی عمریں اس طرح پر خرچ کر دیں کہ اس پاک اور حسین تعلیم میں خامیاں اور نقائص نکال سکیں مگر خدا نے ان کو ہر دور میں ناکام رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مخالف کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ

”آپ کو خبر نہیں کہ دنیا میں جس قدر بڑے بڑے مخالف باعلم عیسائی یہودی، مجوسی وغیرہ ہیں وہ قرآنی شہادتوں سے یعنی ان واقعات سے جو قرآن شریف نے اپنے زمانہ کے متعلق لکھے ہیں انکار نہیں کر سکتے۔ ہاں تعصب کی راہ سے بعض آیات کے معنے اور طور پر کر لیتے ہیں۔“

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۲۸-۱۲۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عظمت قرآن کے منکر ایک آریہ کو مخاطب کر کے یہ گواہیاں بطور نمونہ درج فرمائی ہیں کہ:

”پھر دیکھنا چاہئے کہ بھی صاحب دیون پورٹ اپنے رسالہ مذکورہ کے صفحہ ۴۷ سے صفحہ ۸۳ تک قرآن شریف کی بدیں الفاظ تعریف و مدح کرتے ہیں۔ چنانچہ اصل عبارت ان کی لکھی جاتی ہے اور وہ یہ ہے۔ مسلمان قرآن شریف کی ایسی عظمت کرتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنی انجیل کی بھی ایسی تکریم ہوتے نہیں دیکھی۔ قرآن شریف میں صرف احکام مذہبی و تہذیب اخلاق ہی کا ذکر نہیں بلکہ گبن صاحب کا قول ہے کہ اوقیانوس سے گنگا تک قرآن شریف مجموعہ قوانین مانا جاتا ہے۔ قرآن میں قوانین دیوانی و فوجداری و سلوک باہمی پائے جاتے ہیں اور وہ مسائل نجات روح و حقوق عامہ و حقوق شخصی و نفع رسانی خلائق وغیرہ پر حاوی ہے بمجملہ محاسن و خوبیوں قرآن کے جس پر اہل اسلام کو ناز کرنا بجا ہے دو باتیں نہایت عمدہ ہیں اوّل قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جس میں خدائے تعالیٰ کا ذکر ہے اور جس کے سننے سے آدمی کے دل پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوتا اور خوف آتا ہے۔ دوسرے قرآن تمام ان خیالات سے مبرّا ہے جو خلاف تہذیب خیال کئے جا سکتے ہیں اور اس کے تمام اصول ایسے ہیں جو کوئی ان میں سے خلاف عقل نہیں مگر افسوس کہ یہ عیب یہودیوں کی مقدس کتابوں میں اکثر واقعہ ہیں۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کے اصول میں سب کو اتفاق ہے اور کوئی ایسی بات نہیں جو زبردستی مان لینی پڑے اور سمجھ میں نہ آوے فقط۔

یہ بیان قرآن شریف کی نسبت تو جان پورٹ صاحب کا ہے اور ایسا ہی کارلل صاحب اپنی کتاب کی جلد ۶ صفحہ ۲۱۴ میں لکھتے ہیں کہ قرآن شریف کے پڑھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ صادق کا کلام ہے اور صداقت سے پُر ہے۔ اب دیکھئے کہ یورپ کے بڑے بڑے فلاسفر جن کے گھر میں گویا آج طبعی اور ہیئت نے جنم لیا ہوا ہے اور جو سورج اور چاند وغیرہ کی کیفیت آپ لوگوں سے بہتر جانتے اور سمجھتے ہیں وہ کس قدر قرآن شریف کے معقولانہ مسائل کے قائل اور مداح ہیں اور کیسی اپنی صاف طینتی کی وجہ سے صاف اقرار کرتے ہیں کہ قرآن شریف کے مسائل علوم عقلیہ کے خلاف نہیں ہیں اور کوئی اس میں ایسا اعتقاد نہیں جو زبردستی ماننا پڑے۔ پس جس حالت میں ایسے لوگ جو فلاسفی کے پتلے خیال کئے جاتے ہیں۔ قرآن شریف کے حکیمانہ طور و طریق کی کھلی کھلی شہادتیں دیتے ہیں تو پھر اگر آپ اے ماسٹر صاحب یا آپ کا کوئی اور بھائی جن کی آنکھیں نہیں لوگوں کے علوم پڑھنے سے کچھ کھلی ہیں اور یہی لوگ آپ کے معلم اور استاد ہیں فضائل قرآنی سے انکاری رہیں تو اس سے قرآن شریف کا کیا نقصان ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر یورپ اور ایشیا کے تمام مخالف فضائل قرآنیہ سے انکار کرتے تو بھی کچھ نقصان کی بات نہ تھی آفتاب بہر حال آفتاب ہی ہے چاہے کوئی اس کی روشنی کا اقراری ہو یا نہ ہو مگر یورپ کے فاضل اور صاحب علم لوگ اس قدر قابل تحسین ہیں کہ انہوں نے بیسیوں کتابیں تالیف کر کے قرآن شریف کے بارہ میں شہادت حقہ کو ادا کر دیا ہے اور باستثناء نیم ملاں پادریوں کی جو تنخواہیں پا کر اسلام سے عناد رکھتے ہیں باقی جس قدر واقعی دانا اور فلاسفر ہیں ان کے دلوں میں دن بدن محبت اسلام کی پیدا ہوتی جاتی ہے لیکن آپ لوگوں کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں اور کیا تحریر میں لاویں کہ ناحق بموجب سراسر عناد اور بخل کی راہ سے نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔“

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۹۴ تا ۱۹۶)

سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بحث کے بعد لکھتا ہے کہ

"What we now have, though..... Since possibly corrected and modified by himself, is still his own."

ترجمہ: ”اب جو قرآن ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ گو یہ بالکل ممکن ہے کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے زمانہ میں خود اس کی غلطیاں درست کی ہوں۔ اور بعض دفعہ خود ہی اس میں بعض تبدیلیاں بھی کر دی ہوں۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ یہ اب اس زمانہ تک وہی قرآن ہے۔ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں دیا تھا۔“

(The Life of Mohammet by Sir William Muir Page 562)

۲- وہ پھر لکھتا ہے کہ

"We may upon the strongest presumption affirm that every verse in the Coran is genuine and unaltered composition of Mahomet himself.

(The Life of Mohamet by Sir Willam Muir page 562)

ترجمہ: ہم نہایت مضبوط قیاسات کی بنیاد پر کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک آیت جو قرآن میں ہے وہ اصلی ہے اور محمد (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی غیر محرف تصنیف ہے۔

"....and conclude with at least a close approximation to the verdict of Von Hammer: that we hold the Coran to be as surely Mahomet's words, as the Mahometans hold it be the word of God.

(The Life of Mohamet by Sir Willam Muir page 562-563)

ترجمہ: ہم وان ہیمر کے مندرجہ ذیل فیصلہ کے بالکل مطابق نہ سہی۔ کم سے کم اس خیال کے بہت موافق فیصلہ تک ضرور پہنچے ہیں۔ ان ہیمر کا فیصلہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں جو قرآن موجود ہے۔ ہم ویسے ہی یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اصلی صورت میں محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا بنایا ہوا کلام ہے۔ جس یقین سے کہ مسلمان کہتے ہیں کہ وہ خدا کا غیر مبدل کلام ہے۔“

۳- پھر لکھا کہ

..... and that there is otherwise every security internal and external, that we posses a text the same as that Mahomat himself gave forth and used.

(The Life of Mohamet by Sir Willam Muir page 561)

ترجمہ: ”اس کے علاوہ ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے۔ اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی۔ کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے۔ وہی ہے جو خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی۔ اور اسے استعمال کیا کرتے تھے۔“

۴- نولڈکی کا قول ہے۔

Slight clerical errors there may have been, but the Quran of Othman Contains none but genuine elements, though sometime in very strong order. Efforts of European scholarsto prove the existance of later interpolation in the Quran have failed.

(Incyclopedia Britanica Volume 15 Edition 11th under word KORAN)

ترجمہ: ”ممکن ہے کہ تحریر کی معمولی غلطیاں (طرز تحریر) ہوں تو ہوں۔ لیکن جو قرآن عثمانؓ نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس کا مضمون وہی ہے۔ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پیش کیا تھا۔ گو اس کی ترتیب عجیب ہے۔ یورپین علماء کی یہ کوششیں کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن میں بعد کے زمانہ میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے۔ بالکل ناکام ثابت ہوئی ہیں۔“

۵- میور نے نہایت حسرت کے الفاظ میں

بات یہاں ختم کی ہے۔

To compare (as the Moslems are fond of doing their pure text with the various readings of our Scriptures, is to compare things between which there is no analogy.

(The Life of Mohamet by Sir Willam Muir page 558)

ترجمہ: ”مسلمانوں کی بالکل پاک اور غیر تبدیل شدہ کتاب اور ہماری کتب کے مختلف نسخوں کے باہمی اختلاف کا مقابلہ کرنا (اور اس بات کا مسلمانوں کو شوق بھی بہت ہے) بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسے دو ایسی چیزوں کا مقابلہ کیا جائے جن میں باہمی کوئی بھی مشابہت نہیں۔“

یہ تو ظاہری حفاظت کا معاملہ ہے۔ حفاظت کی اقسام کے موضوع پر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ”اب حفاظت دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو حفاظت ظاہری اور ایک حفاظت معنوی جب تک دونوں قسم کی حفاظت نہ ہو کوئی چیز محفوظ نہیں کہلا سکتی......ایک کتاب جس کے اندر لوگوں نے اپنی طرف سے کچھ عبارتیں زائد کر دی ہوں یا اس کی بعض عبارتیں حذف کر دی ہوں یا جس کی زبان مردہ ہو گئی اور کوئی اس کے سمجھنے کی قابلیت نہ رکھتا ہو یا جو اس غرض کے پورا کرنے سے قاصر ہو گئی ہو جس کے لئے وہ نازل کی گئی تھی محفوظ نہیں کہلا سکتی کیونکہ گو اس کی حفاظت بھی صرف معنی کی حفاظت ہی کے لئے کی جاتی ہے۔ پس قرآن کریم کی حفاظت سے مراد اس کے الفاظ اور اس کے مطالب دونوں کی حفاظت ہے۔“

(دعوۃ الامیر، انوار العلوم جلد ۷ صفحہ ۳۸۰)

خدا تعالیٰ نے اس معنوی حفاظت کے میدان کو بھی تشنہ نہ چھوڑا اور گذشتہ چودہ سو سال میں کوئی وقت بھی ایسا نہ گزرا کہ جس میں ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نہ کوئی روحانی فرزند اپنی تمام خدا دادا طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ اس راہ میں مصروف عمل نظر نہ آتا ہو۔ ان محافظین قرآن کو ان کے کام اور وقت کے لحاظ سے نام اور خطاب تو مختلف ملے مگر سب کا مشترک مقصد اس کتاب کی حفاظت ہی تھا۔ اس کی ہر طرح کی حفاظت کے لئے انہوں نے ہر طرح کے فتنوں کا قلع قمع کیا اور اس کتاب کے درست اور حقیقی معانی عوام الناس تک پہنچاتے رہے اور غلط معانی کی درستگی کرواتے رہے۔ ان سب محافظین قرآن کا سردار خدا نے مسیح موعود کی شکل میں کھڑا کیا جس نے آکر بڑے عظیم الشان اعلانات کئے اور حفاظتِ قرآن کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے اعلان عام کیا کہ قرآن کی کوئی آیت، کوئی نقطہ، حتی کہ اس کا کوئی شعشہ بھی منسوخ یا ناقابل عمل نہیں ہے بلکہ قرآن کریم مکمل محفوظ اور خدا کی طرف سے تا قیامت قابل عمل تعلیم کا مجموعہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے بطور حکم اور عدل اعلان کیا کہ

وبان القرآن المجید بعد رسول اللہ محفوظ من تحریف المحرفین و خطأ المخطئین۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱)

ترجمہ: اور اس وجہ سے کہ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب تک تحریف کرنے والوں کی تحریف اور خطا کاروں کی خطاؤں سے پاک ہے۔

آپؑ نے جلالی الفاظ میں چیلنج دیا کہ

”....ہم نے منکرین کو ملزم اور رسوا کرنے کے لئے جا بجا بصراحت لکھ دیا ہے اور باآواز بلند سنا دیا ہے کہ اگر کوئی برہمو قرآن شریف کے کسی بیان کو خلافِ صداقت سمجھتا ہے یا کسی صداقت سے خالی خیال کرتا ہے تو وہ اپنا اعتراض پیش کرے۔ ہم خدا کے فضل سے اس کے وہم کو ایسا دور کریں گے کہ جس بات کو وہ اپنے خیالِ باطل میں ایک عیب سمجھتا تھا اس کا ہنر ہونا اس پر آشکار ہو جائے گا۔“ (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اصفحہ ۳۲۷ حاشیہ)

آپؑ نے نو ایجاد فلسفے سے مرعوب ہو کر قرآنی صداقتوں میں تاویل کرنے والے ایک شخص کو مخاطب کر کے فرمایا: ”آپ کو یاد رہے کہ قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اولین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا۔ وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے اس کو پاش پاش کرے گا۔ اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔“

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۵۷ بقیہ حاشیہ)

حضرت مسیح موعودؑ نے حفاظتِ معنوی اور اپنے خداداد منصب کا حق ادا کرتے ہوئے ہر طرح کے معترضین کو مخاطب کر کے فرمایا:

”اگر آپ لوگ کوئی بھاری صداقت لئے بیٹھے ہیں جس کی نسبت تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم نے کمال جانفشانی اور عرق ریزی اور موشگافی سے اُس کو پیدا کیا ہے اور جو تمہارے گمان باطل میں قرآن شریف اس صداقت کے بیان کرنے سے قاصر ہے تو تمہیں قسم ہے کہ سب کاروبار چھوڑ کر وہ صداقت ہمارے روبرو پیش کرو۔ تا ہم تم کو قرآن شریف میں سے نکال کر دکھلا دیں۔ مگر پھر مسلمان ہونے پر مستعد ہو۔ اور اگر اب بھی آپ بدگمانی اور بک بک کرنا نہ چھوڑیں اور مناظرہ کا سیدھا راستہ اختیار نہ کریں۔ تو بجز اس کے اور کیا کہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔“

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اصفحہ ۲۲۷ حاشیہ)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:

”بلکہ ہمارا خداوند کریم کہ جو دلوں کے پوشیدہ بھیدوں کو خوب جانتا ہے۔ اس بات پر گواہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ذرہ کا ہزارم حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں کچھ نقص نکال سکے یا بمقابلہ اس کے اپنی کسی کتاب کی ایک ذرہ بھر کوئی ایسی خوبی ثابت کر سکے کہ جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہو۔ اور اس سے بہتر ہو۔ تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنے کو تیار ہیں۔“

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اوّل بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۲۹۸ سطر ۸ تا ۱۱)

پھر حضرت مسیح موعودؑ کے بعد خدا نے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے طور پر خلافت کا نظام قائم فرمایا خدا کی جانب سے کھڑے کئے جانے والے یہ مسیح موعودؑ کے خلفاء بھی محافظین قرآن کے سلسلہ کا ہی حصہ ہیں۔ ان الٰہی وجودوں نے اپنے اپنے ادوار میں حفاظت قرآن کی ڈیوٹی نبھائی۔ بلکہ حفاظتِ قرآن کے منکروں کو باآواز بلند چیلنج بھی دیتے رہے۔ یہاں نمونۃً حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اقتباس درج ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

”میرے نزدیک قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا ایک ایک لفظ اسی طرح محفوظ ہے جس طرح کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور یہ بات میں صرف عقیدۃً ہی نہیں مانتا بلکہ اس بات پر مجھے کامل یقین ہے اور یہ یقین اس امر کا نتیجہ نہیں کہ میں مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا ہوں بلکہ اس یقین کی بناء دلائل اور عینی شواہد پر ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اس شخص کے اعتراضات کا جواب دے سکتا ہوں جو قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا منکر ہو خواہ وہ اعتراضات عقلی ہوں یا نقلی۔“

(اسلام پر پروفیسر رام دیو کے اعتراضات کا جواب انوار العلوم جلد پنجم صفحہ ۳۶۵)

خدا تعالیٰ نے نزولِ قرآن سے لے کر آج تک اس کتاب کی ظاہری اور معنوی حفاظت کا جو وعدہ فرمایا تھا اس کے بکمال ایفاء کا حال تو ہمارے سامنے آ گیا مگر اب بھی کسی کو اس قرآن کی حفاظت پر شبہ ہو تو وہ حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ اس انقلاب آفرین اصولِ علم الکلام کی رو سے پہلے اپنی الہامی کتاب کا محفوظ ہونا ثابت کرے۔ کیونکہ اس وقت تک کسی دوسرے کی طرف کوئی الزام منسوب کرنا ہرگز درست نہیں جب تک کہ وہی اعتراض خود اپنے پر پڑ رہا ہو۔ اس اصول کے مطابق کسی بھی اور کتاب کا ماننے والا قرآن کی ظاہری یا معنوی حفاظت وثقاہت پر اعتراض نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے قبل اسے اپنی کتاب کی حفاظت کا کم از کم وہ معیار ثابت کرنا ہو گا جو قرآن کریم کو حاصل ہے۔ اور اس قدر اعلیٰ حفاظتی معیار والی اور حفاظت کے خدائی وعدوں کی حامل کتاب اس وقت روئے زمین پر صرف اور صرف قرآن حکیم ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دلائل اور براہین کی قوت کیساتھ عظمت وحفاظت قرآن کا دعویٰ فرمایا اس میں آپ کی عظیم الشان فتوحات کے نظارے وقت کے ساتھ ساتھ ظاہر ہوتے رہے یہاں وقت کی رعایت کے ساتھ صرف ایک نشان کا ذکر کرنا کافی ہوگا۔ آپ علیہ السلام نے ۲۰ ستمبر ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار مفید الاخیار دیا اور ساتھ انعام کا بھی اعلان کیا۔ اب آپ کی زندگی میں کوئی بھی اس انعام کو لیتا نظر نہیں آتا اور نہ آپ کے بعد کسی میں اس کو قبول کرنے کی ہمت ہے۔ جو بلا شبہ آپؑ کے دلائل کی فتح پر دال ہے۔ اور ثابت کرتا ہے کہ قرآن کے مخالفین صرف اور صرف چند بے حقیقت اور لایعنی باتیں ہی اٹھا کر قرآن کے متعلق اعتراضات کرتے ہیں اور اگر ایسا نہیں تو انہیں مندرجہ ذیل اقتباس اب پھر غور سے پڑھ لینا چاہئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

”ہم اس بارہ میں قرآن شریف کے اصولوں کے منکرین کو ایک نیک صلاح دیتے ہیں اگر ان کو اصول اور تعلیمات قرآنی پر اعتراض ہو تو مناسب ہے، کہ وہ اوّل بطور خود خوب سوچ کر دو تین ایسے بڑے سے بڑے اعتراض بحوالہ آیاتِ قرآنی پیش کریں جو ان کی دانشت میں سب اعتراضات سے ایسی نسبت رکھتے ہوں جو ایک پہاڑ کو ذرّہ سے نسبت ہوتی ہے یعنی ان کے سب اعتراضوں سے ان کی نظر میں اقویٰ اور اشد اور انتہائی درجہ کے ہوں جن پر ان کی نکتہ چینی کی پر زور نگاہیں ختم ہو گئی ہوں اور نہایت شدت سے دوڑ دوڑ کر انہیں پر جا ٹھہری ہوں سو ایسے دو یا تین اعتراض بطور نمونہ پیش کر کے حقیقتِ حال کو آزمالینا چاہئے کہ اس کے تمام اعتراضات کا با آسانی فیصلہ ہو جائے گا کیونکہ اگر بڑے اعتراض بعد تحقیق ناچیز نکلے تو پھر چھوٹے اعتراض ساتھ ہی نابود ہو جائیں گے اور اگر ہم ان کو کافی وشافی جواب دینے سے قاصر رہے اور کم سے کم یہ ثابت نہ کر دکھایا کہ جن اصولوں اور تعلیموں کو فریق مخالف نے بمقابلہ ان اصولوں اور تعلیموں کے اختیار کر رکھا ہے وہ ان کے مقابل پر نہایت درجہ ذلیل اور ناقص اور دور از صداقت خیالات ہیں۔ تو ایسی حالت میں فریق مخالف کو درحالت مغلوب ہونے کے فی اعتراض پچاس روپیہ بطور تاوان دیا جائے گا۔ لیکن اگر فریق مخالف انجام کار جھوٹا نکلا اور وہ تمام خوبیاں جو ہم اپنے ان اصولوں یا تعلیموں میں ثابت کر کے دکھلا دیں بمقابل ان کے وہ اپنے اصولوں میں ثابت نہ کر سکا۔ تو پھر یاد رکھنا چاہئے کہ اسے بلا توقف مسلمان ہونا پڑے گا اور اسلام لانے کے لئے اوّل حلف اٹھا کر اسی عہد کا اقرار کرنا ہو گا اور پھر بعد میں ہم اس کے اعتراضات کا جواب ایک رسالہ مستقلہ میں شائع کرا دیں گے اور جو اس کیبالمقابل اصولوں پر ہماری طرف سے حملہ ہو گا اس حملہ کی مدافعت میں اس پر لازم ہوگا کہ وہ بھی ایک مستقل رسالہ شائع کرے اور پھر دونوں رسالوں کے چھپنے کے بعد کسی ثالث کی رائے پر یا خود فریق مخالف کے حلف اٹھانے پر فیصلہ ہو گا جس طرح وہ راضی ہو جائے لیکن شرط یہ ہے کہ فریق مخالف نامی علماء میں سے ہو اور اپنے مذہب کی کتاب میں مادہ علمی بھی رکھتا ہو اور بالتقابل ہمارے حوالہ اور بیان کے اپنا بیان بھی بحوالہ اپنی کتاب کے تحریر کر سکتا ہو۔ تا ناحق ہمارے اوقات کو ضائع نہ کرے۔ اور اگر اب بھی کوئی نامنصف ہمارے اس صاف صاف منصفانہ طریق سے گریز اور کنارہ کر جائے اور بدگوئی اور دشنام دہی اور توہین اسلام سے بھی باز نہ آوے تو اس سے صاف ظاہر ہو گا کہ وہ کسی حالت میں بھی اس لعنت کے طوق کو اپنے گلے سے اتارنا نہیں چاہتا کہ جو خدا تعالیٰ کی عدالت اور انصاف نے جھوٹوں اور بے ایمانوں اور بدزبانوں اور بخیلوں اور متعصبوں کے گردن کا ہار کر رکھا ہے، والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ“۔

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۱۳-۳۱۴)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(بشکریہ رسالہ انصار اللہ یوکے نومبر-دسمبر ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر

خیر سگالی کے پیغامات اور مبارکبادیاں

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ مئی ۲۰۰۹ کے موقعہ پر مسلم ٹیلی ویزن احمدیہ کے ذریعہ براہ راست پروگرام دیکھکر عالمگیر طور پر ناظرین نے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام شرکائجلسہ کے لئے اپنے گرانقدر جذبات کا اظہار کیا اور مبارکبادیوں کے پیغامات دئے۔ یہ پیغامات جلسہ میں پڑھ کر سنائے گئے ان میں سے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ اور محترم چودہری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ ربوہ کے پیغامات ذیل میں درج کئے جارہے ہیں اور باقی اصحاب کے صرف اسماء درج کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور جملہ برکات سے نوازے آمین۔

(۱) ☆ مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ پاکستان تحریر کرتے ہیں:-

"الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ایک دفعہ پھر قادیان دارالامان میں آپ کو جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ یہاں پاکستان بھر کی جماعتیں MTA کے ذریعہ سے اس اہم تاریخی جلسہ سالانہ کو دیکھ اور سن رہی ہیں۔ تمام حاضرین جلسہ سالانہ قادیان کی خدمت میں تمام پاکستان کے احمدیوں کی طرف سے محبت بھرا اسلام اور جلسہ سالانہ کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تمام افراد کو ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے اور ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے خلوص نیت، محنت، لگن، جوش اور ولولہ سے اپنے فرائض ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اس نئی صدی میں غلبہ اسلام کے تقاضے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔"

(۲) ☆ مکرم حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ فرماتے ہیں:

"جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد عرض ہے۔ کارکنان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے سب اہالیان قادیان اور شرکاء جلسہ سالانہ کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کر دیں۔ اور دعا کی درخواست کر دیں۔ جزاکم اللہ"

☆ مکرم ومحترم مرزا قمر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بیت الفتوح لندن ☆ مکرم نعیم احمد صاحب چیمہ امیر و مشنری انچارج کینیا ☆ مکرم محمد شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار ☆ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ ضلع اوکاڑہ ساہیوال پاکستان ☆ مکرم شمس الدین صاحب مربی سلسلہ ابوظہبی ☆ مکرمہ عطیہ کھوکھر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ابوظہبی ☆ مکرم وسیم احمد ظفر صاحب صدر جماعت ومبلغ انچارج برازیل ☆ مکرم مبشر احمد صاحب زاہد صدر مجلس انصار اللہ جاپان ☆ مکرم عنایت اللہ زاہد امیر ومشنری انچارج یوگنڈا ☆ مکرم فضل اللہ طارق صاحب امیر ومشنری انچارج فجی ☆ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا ☆ مکرم ارشد محمود احمد مظفر صاحب مربی سلسلہ کرغستان ☆ مکرم اے ایچ ناصر صاحب نیشنل صدر سری لنکا ☆ مکرم شاہد احمد صاحب بٹ مبلغ وصدر جماعت البانیہ ☆ مکرم ملک بشیر الدین خان صاحب نیشنل صدر بحرین ☆ مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل لندن ☆ مکرم ھدایت اللہ ھبش صاحب امیر جماعت جرمنی ☆ مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت فرانس ☆ مکرم امیر صاحب ومشنری انچارج آسٹریلیا ☆ مکرم سید طاہر احمد صاحب صوبائی امیر اڑیسہ ☆ مکرم شیخ مطیع الرحمٰن صاحب صدر جماعت نارتھ شیلڈ ڈنمارک ☆ مکرم امیر صاحب جماعت سوری نام ساؤتھ امریکہ ☆ مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب قاضی نیویارک ☆ مکرم ناظم انصار اللہ صاحب ناظم ساھیوال پاکستان ☆ مکرم سید سہیل احمد صاحب پرتگال ☆ مکرم عبد المومن صاحب سیکرٹری وصایا ناروے۔

☆ مکرم چودہری انس احمد صاحب کارکن ادارہ الفضل انٹرنیشنل لنڈن۔ ☆ مکرم عبد الحفیظ کھوکھر صاحب۔ مکرم مبشر احمد ظفر صاحب۔ مکرم عبد الحفیظ صاحب شاہد کارکن ادارہ الفضل لنڈن۔ مکرمہ سلیمہ احمد صاحبہ بنت ملک محمد صدیق صاحب مرحوم آف واہ کینٹ صدر لجنہ اماء اللہ۔

☆ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب اور مکرم چوہدری مدثر احمد صاحب کینیڈا ☆ مکرم چوہدری تصور احمد صاحب چیمہ اور مکرم چوہدری غضنفر احمد صاحب چیمہ ربوہ ☆ مکرمہ رابعہ اشفاق صاحبہ اور مکرمہ ماریہ حیات صاحبہ رحمٰن پورہ پاکستان ☆ مکرمہ ناصرہ نصرت صاحبہ اہلیہ راجہ لیاقت علی صاحب جرمنی ☆ مکرم اعجاز ایوب خان صاحب مانچسٹر یوکے ☆ مکرمہ نصرت حبیب صاحبہ سری لنکا ☆ مکرم نثار احمد صاحب جھنگ پاکستان ☆ مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب مرحوم کے داماد مکرم حسین صاحب لاہور ☆ مکرم شمس الدین صادق صاحب جرمنی ☆ مکرم عبد السمیع قریشی صاحب لندن ☆ مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ ٹیما مغربی افریقہ ☆ مکرم عبد الرؤف صاحب رؤف بکڈ پو لندن مکرم عبد الحفیظ ملک صاحب لاہور ☆ مکرم فضل الٰہی شاہد صاحب مربی سلسلہ کراچی ☆ مکرم محمد یونس صاحب جنجوعہ جرمنی سے۔ مکرمہ شازیہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم اسد اللہ خان صاحب جرمنی ☆ مکرمہ شہناز صاحبہ اہلیہ حاذق رحمٰن صاحب (بنت مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد) لندن ☆ مکرم فرید احمد صاحب ناصر جرمن اور مکرم سلطان احمد صاحب جرمنی ☆ مکرم مسعود احمد صاحب ناصر، مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب ربوہ ☆ مکرم سعید اللہ کمال صاحب کارکن نظارت تعلیم ربوہ پاکستان۔ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب کلیم قائد ضلع مٹھی تھرپا ☆ مکرم افضل کبیر صاحب احمد آباد ضلع عمرکوٹ سندھ پاکستان ☆ مکرم آصف خان صاحب سیکرٹری امور خارجہ کینیڈا ☆ مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ جرمنی بنت مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام درویش مرحوم ☆ مکرم عبد السمیع سہیل صاحب۔ مکرم عبد القدوس رشید صاحب، مکرم عبد القیوم رشید صاحب اور مکرم عبد النور رشید صاحب لندن، مکرم مسعود گلزار صاحب اور مکرمہ رقیبہ گلزار صاحبہ لندن۔

☆ مکرم چوہدری نور الدین صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم راجہ لیاقت علی صاحب جرمنی، مکرمہ مسعودہ بھٹی صاحبہ اور نصیر احمد صاحب بھٹی جرمنی۔

☆ مکرم منیر احمد صاحب شمس سیرالیون افریقہ، جٹ شہزادہ صاحب سری لنکا۔ ☆ مکرم عبد اللطیف صاحب قریشی اور مکرم عدنان احمد طاہر صاحب سری لنکا۔ ☆ مکرمہ صائمہ طاہر صاحبہ لاہور، مکرم راحیل احمد صاحب قائد ضلع شیخوپورہ پاکستان۔ ☆ مکرم دیدار خان صاحب اور مکرم لاریب خان صاحب اور مکرم محمد انور اعوان صاحب جرمن۔

☆ مکرم منور احمد صاحب چیمہ پاکستان، مکرم فاروق احمد صاحب لاہور۔

☆ مکرمہ روبیہ شفیق صاحبہ صدر لجنہ بہاولپور پاکستان۔ ☆ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب جرنلسٹ قادیان حال مقیم لندن مع خاندان ☆ مکرم عبد الرشید صاحب صدر جماعت احمدیہ روچریف ضلع بہاولپور پاکستان

☆ مکرم دانیال احمد سرور معلم بستی شکرانی ضلع بہاولپور۔ ☆ مکرم عبد العزیز صاحب ٹورانٹو کینیڈا۔ مکرم محمد اکرام الحق جٹالہ امریکہ۔ ☆ مکرم سید سہیل احمد صاحب پرتگال ابن مکرم سید منظور شاہ صاحب عامل درویش مرحوم قادیان۔ ☆ مکرم محمد سلمان اختر صاحب جرمنی، مکرم عبد اللطیف خان صاحب واقف زندگی کینیڈا۔

☆ مکرم محمود احمد صاحب طاہر ایریا مشنری مانسا کانکو گیمبیا۔ ☆ مکرم رؤف احمد خالد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر قادیان-لندن ☆ مکرم محمود احمد بھٹی صاحب امریکہ، مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب قاضی سلسلہ نیویارک ریجن امریکہ۔ ☆ مکرمہ امۃ الباری صاحبہ بنت مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش مرحوم کراچی۔ ☆ مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ ربوہ بنت مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ننگلی درویش

☆ مکرم طاہر زیروی صاحب ابن مکرم ثاقب زیروی صاحب مرحوم لاہور۔ اسی طرح لاہور ہی سے مکرم الحاج کریم ظفر ملک صاحب اور مکرم چوہدری منور علی صاحب، مکرم ملک حفیظ صاحب۔

☆ ربوہ سے مکرم مغفور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب، مکرم عبد الرشید صاحب ارشد، مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب، مکرم خلیل احمد صاحب، مکرم چوہدری مہر دین صاحب، مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ۔

☆ مکرم عبد القدوس صاحب اور مکرم عبد الودود صاحب ملتان پاکستان، مکرم مبشر احمد صاحب دہلوی سرگودھا پاکستان۔ ☆ مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب جھنگ، مکرم شیخ حمید الدین صاحب اور وسیم صاحب فیصل آباد پاکستان۔

☆ مکرم رانا بشارت احمد صاحب بہاولپور پاکستان، مکرم ظفر اللہ صاحب بہاول نگر پاکستان۔

☆ مکرم ملک مبشر منظور صاحب ناظم ضلع انصار اللہ شیخوپورہ پاکستان۔ ☆ مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب جاوید ناظم ضلع انصار اللہ حافظ آباد پاکستان۔

☆ مکرم ساجد مقصود صاحب صدر جماعت احمدیہ، مکرم عبد العزیز صاحب معلم سلسلہ، مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد چوک داتا زیدکا ☆ مکرم افتخار احمد صاحب چوہدری لاہور ☆ قطب شمالی کے کنارے پر واقع لاوئڈ منسٹر کینیڈا سے مکرم ڈاکٹر عبد الماجد صاحب ☆ کینیڈا ہی سے محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان کی بیٹیاں مکرمہ بشریٰ صاحبہ، مکرمہ عزیزہ صاحبہ، مکرمہ عقیلہ صاحبہ اور مکرمہ فریدہ صاحبہ۔ نیز مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب، مکرم قمر احمد صاحب، مکرم مسعود احمد صاحب فاروقی۔ ☆ مکرم محمود احمد خان صاحب ومکرمہ رضیہ سلطانہ راضی صاحبہ۔ ☆ مکرم چوہدری محمد سلیمان اختر صاحب، مکرم رانا سعید محمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب عارف، مکرم محمد انیس جنجوعہ صاحب، مکرم منیر احمد صاحب ناصر، مکرمہ ضیاء قمر صاحبہ ساہی جرمنی۔

☆ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب لاس اینجلس امریکہ۔ ☆ مکرم ناصر احمد صاحب بھٹی جاپان ☆ ڈنمارک سے مکرم شیخ مطیع الرحمٰن صاحب کپورتھلوی۔ ☆ مکرمہ نصرت جہاں قمر صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ احمد صاحب عجب شیر جدّہ سعودی عرب۔ ☆ مکرم لطیف احمد صاحب شاکر، مکرم بشارت احمد صاحب ناصر لندن۔

☆ مکرم بلال احمد صاحب ڈھلوں نگران کاٹھمنڈو نیپال۔ ☆ مکرم شیخ طاہر احمد صاحب سپین

☆ مکرم نصیب احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔ مکرم مظفر احمد صاحب اور مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب لاہور۔ ☆ مکرم سرفراز احمد صاحب معلم سلسلہ کوٹلی کشمیر۔

☆☆☆

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

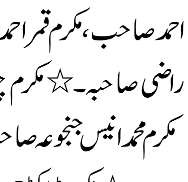

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

"اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

مجلس صحت برطانیہ کے زیر اہتمام

پہلے انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: محمود احمد ملک۔ انچارج مرکزی شعبہ کمپیوٹر لندن)

جماعت احمدیہ برطانیہ نے خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے آغاز پر شکرانہ کے طور پر پہلے انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد 23 تا 25 رمئی 2009ء کو لندن میں کیا۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے منعقد ہونے والا یہ ٹورنامنٹ 20/20 کی بنیاد پر کھیلا گیا اور اس میں جن بارہ ٹیموں نے حصہ لیا اُن میں آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا، پاکستان، جرمنی، ہالینڈ، فرانس، بیلجیم، سوئٹزرلینڈ، MTA انٹرنیشنل، اور برطانیہ سے دو ٹیمیں شامل تھیں۔ اِن ٹیموں کو چار گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر گروپ میں سے دو دو ٹیمیں کوارٹر فائنل میں پہنچیں۔ اگلے مرحلے میں سیمی فائنل میں پہنچنے والی ٹیموں اور اُن کے درمیان ہونے والے میچز کی تفصیل یوں ہے:

پہلا سیمی فائنل یو کے (Blues) اور جرمنی کے مابین کھیلا گیا جس میں یو کے (Blues) نے پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ بیس اوورز میں 157/9 رنز بنائے جس میں عرفان احمد کے 39 اور قیصر محمود کے 24 رنز شامل ہیں۔ جرمنی کی طرف سے نفیس بُٹر نے 4 اوورز میں 18 رنز دے کر چار کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ جواب میں جرمنی کی ٹیم نے مقررہ ہدف 19.2 اوورز میں پانچ وکٹ کے نقصان پر پورا کرلیا جس میں انیس بٹ کے 34 دھواں دھار رنز شامل ہیں۔

دوسرا سیمی فائنل کینیڈا اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان کھیلا گیا۔ سوئٹزرلینڈ کی ٹیم نے پہلے کھیلتے ہوئے 139 رنز بنائے جس میں مسعود کے 39 رنز شامل ہیں۔ کینیڈا کے عدنان نذیر نے تین وکٹیں حاصل کیں۔ جواب میں کینیڈا کی ٹیم نے مقررہ سکور 13 اوورز میں صرف دو وکٹوں کے نقصان پر پورا کرلیا جس میں عدنان ربّانی کے 64 رنز (ناٹ آؤٹ) شامل ہیں۔

تیسری پوزیشن کے لئے میچ یو کے (Blues) اور سوئٹزرلینڈ کی ٹیموں کے درمیان ہوا جو کہ یو کے (Blues) نے نو وکٹوں سے جیت لیا۔ ٹورنامنٹ کا فائنل کینیڈا اور جرمنی کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا۔ کینیڈا کی ٹیم نے ٹاس جیت کر جرمنی کو پہلے کھیلنے کی دعوت دی۔ جرمنی نے مقررہ بیس اوورز میں آٹھ وکٹ کے نقصان پر 142 رنز بنائے جس میں نفیس بُٹر کے 28 رنز شامل ہیں۔ کینیڈا کی طرف سے عزیز اللہ اور عدنان نذیر نے دو دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ جواب میں کینیڈا کی ٹیم نے مقررہ سکور 19.1 اوورز میں صرف چار وکٹوں کے نقصان پر پورا کرلیا جس میں کپتان عرفان ربّانی کے شاندار 53 رنز شامل تھے اور وہ اپنی آل راؤنڈ کارکردگی کی بنیاد پر اس میچ کے Man of the Match بھی قرار پائے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تشریف لاکر فائنل میچ کا کچھ حصہ ملاحظہ فرمایا جس سے نہ صرف کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی ہوئی بلکہ تماشائیوں نے بھی بھرپور گرمجوشی کا مظاہرہ کیا اور کھلاڑیوں کی اعلیٰ کارکردگی کی بھرپور داد دی۔ فائنل میچ کے بعد اختتامی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت یو کے نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انعامات تقسیم فرمائے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: گراؤنڈ مین: Mr. Drury (Merton Council)

ایمپائرز: Mr. Francis Demell (Sri Lanka)، مکرم راشد خان صاحب اور مکرم محمد عمر صاحب۔ (اس ٹورنامنٹ میں تمام امپائرز ICC کے منظور شدہ نیوٹرل امپائرز تھے۔ مندرجہ بالا کے علاوہ امپائرز میں یہ احباب بھی شامل ہیں: Mr. Hugo Demell (Sri Lanka); Mr. Anthony Demell (Sri Lanka); Mr. Mihiraj Jay Sackra (Sri Lanka);۔

سکوررز میں مکرم فہیم بٹ صاحب، مکرم عتیق یوسف صاحب، مکرم گوہر مقصود صاحب اور Mr. Chris Cawson نے انعامات حاصل کئے۔ ٹورنامنٹ میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر حسب ذیل کھلاڑیوں نے بھی انعامات حاصل کئے:

بہترین بالر: عدنان نذیر (کینیڈا) بہترین بلّے باز: اشفاق احمد (سوئٹزرلینڈ) بہترین فیلڈر: عرفان احمد (جرمنی)

ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی کا انعام مکرم ذیشان نصیر صاحب (UK-Red) کو دیا گیا۔ فائنل میچ کے بہترین کھلاڑی کو ٹرافی کے علاوہ ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والی ہر ٹیم کے کپتان کو حضور انور کے دستخطوں سے سند امتیاز اور ایک گفٹ پیک دیا گیا جس میں ہر کھلاڑی کے لئے ایک قلم اور سند شرکت شامل تھی۔

اس ٹورنامنٹ کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ مجلس صحت یو کے کی طرف سے ٹورنامنٹ کے تمام کھلاڑیوں اور آفیشلز کو اُن کے ملک کے رنگ کی مناسبت سے Playing Kit بطور تحفہ مہیا کی گئی۔

دعا سے قبل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کھلاڑیوں اور حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تعوّذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا کہ الحمدللہ کہ یہ پہلا کرکٹ ٹورنامنٹ جو مجلس صحت یو کے نے آرگنائز کیا تھا، بڑے اچھے طریقے سے اپنے اختتام کو پہنچا۔ جو مجھے بتایا گیا ہے اور جو ایک میچ میں نے دیکھا ہے، اس سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھلاڑیوں کا معیار بھی بڑا اچھا ہے۔ اور جن ٹیموں کی توقع تھی کہ وہ شاید جیتیں، پہلی پوزیشن میں آئیں، اُن کی پہلی اور دوسری پوزیشن تو نہیں آئی لیکن جن کی توقع نہیں تھی انہوں نے زیادہ اچھا perform کیا۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ سوئٹزرلینڈ تو ایک چھوٹا سا ملک ہے اور وہاں جماعت کی تھوڑی سی تعداد ہے، اس میں سے سلیکشن بھی بڑی مشکل ہوگی۔ کینیڈا کے تو کافی کھلاڑی ہیں اور اسی طرح یو کے میں بھی، آسٹریلیا میں بھی کھلاڑیوں کے چناؤ کے لئے کافی اختیار موجود تھا۔

حضور انور نے ازراہ مذاق فرمایا کہ سوئٹزرلینڈ والوں سے کل گرمی میں تین میچ کھلوائے گئے۔ ہوسکتا ہے وہ آج اچھا perform کرلیتے۔ اُن کے ساتھ وہی حساب ہوا کہ ''بَن کے مروایا'' (جیسے پنجابی میں کہتے ہیں)۔ ویسے یہ لطیفہ تو مشہور ہے لیکن اُس آدمی کو باندھتے یا نہ باندھتے اسے تو موت آنی تھی، لیکن یہاں لگتا ہے کہ کافی زیادتی ہوگئی سوئٹزرلینڈ والوں کے ساتھ۔

حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ کی بھی جو اصل ٹیم ہے، مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ بڑی اچھی ٹیم ہے۔ امید ہے اگر آئندہ ٹورنامنٹ ہوا، جس کا مجھے انتظامیہ نے بتایا ہے کہ کافی مطالبہ کیا جارہا ہے، آپ کی طرف سے بڑی demand ہے کہ ہر سال ہوا کرے۔ تو جو اچھے کھلاڑی ہیں وہ نہیں آسکے۔ لیکن جو آئے ہیں انہوں نے بھی اچھا perform کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ UK کا میرا خیال تھا کہ یہ جیتیں گے پہلی پوزیشن آئے گی۔ اور یہ بڑی مشکل سے تیسری پوزیشن لے سکی ہے۔ اور اسی طرح آسٹریلیا ہے۔ یہ ملک دونوں ایسے ہیں جہاں کرکٹ کھیلی جاتی ہے۔ اور بڑے مشہور players یہاں پیدا ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں۔ بلکہ کرکٹ کی ابتدا تو UK سے ہوئی ہے۔ اور آسٹریلیا میں بھی اچھی ٹیم ہے۔ تو بہر حال یہ میچ ہوئے، اچھے ہوئے اور مجھے امید ہے کہ ہر طرف سے اچھی Sportsmanship spirit کا مظاہرہ بھی ہوا ہوگا۔ کینیڈا والوں کو بھی اب پتہ لگ گیا ہوگا کہ اگر ہمیشہ ہر میدان میں Sportsmanship دکھائیں تو زیادہ اچھے نتیجے نکلتے ہیں۔

حضور انور نے کھیلوں کی ترویج کے حقیقی مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ میں کھیل کا رواج اس لئے ہے کہ صحت مند جسم پیدا ہو اور صحت مند جسم سے وہ کام لیا جائے جو انسان کی زندگی کا مقصد ہے، جو ہماری پیدائش کا مقصد ہے۔ اس لئے کھیلوں کے میدانوں میں کھیلتے ہوئے کبھی اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولنا چاہئے اور کبھی اس مقصد نہیں بھولنا چاہئے جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے اور ہم نے اس کو پورا کرنے کا عہد آپ کے ہاتھ پر کیا۔ ہماری کھیل وسعتِ حوصلہ پیدا کرنے کے لئے اور اپنے جسم کی تمام تر صلاحیتوں کو جماعت کی خاطر استعمال کرنے کے لئے ہے نہ کہ میڈل لینے کے لئے۔ اس لئے جو بھی جیتا وہ ایک appreciation ہوتی ہے۔ اس کے لحاظ سے انعامات بھی دیے جاتے ہیں۔ لیکن ہر کھلاڑی کے ذہن میں یہ ہونا چاہئے کہ اُس کی زندگی کا مقصد کیا ہے اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ (کرکٹ کے کھلاڑی اس بات کو بڑا quote کرتے ہیں کہ صرف یہ ایک کھیل ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے)۔ ایک دفعہ آپؑ کے کسی بچے نے غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ذکر کیا کہ کرکٹ کا میچ ہو رہا ہے آپ بھی جاکے دیکھیں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو میچ میں کھیل رہا ہوں وہ ساری عمر جاری رہنے والا ہے اور تم لوگ کھیل کے شام کو واپس آجاؤ گے۔ تو یہ کرکٹ ہے جس کی آپؑ نے رہنمائی فرمادی۔ فرمایا ٹھیک ہے تم کرکٹ تو کھیلو۔ وہ اچھی کھیل ہے لیکن جو اصل مقصد ہے وہ تمہیں نہیں بھولنا چاہئے۔ تو یہی ہمیشہ ہمارے لئے رہنما اصول ہونا چاہئے۔ اللہ کرے کہ آپ کو اس کی توفیق ملتی رہے۔ جیتنے والی ٹیموں کو مبارک ہو اور ہارنے والیوں کو بھی بلکہ ہاری نہیں جس مقصد کے لئے آئے تھے، اس مقصد کو پورا کرتے ہوئے آئندہ مزید اچھا بہتر perform کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور اس طرح پہلا مسرور انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ اختتام پذیر ہوا۔

مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب سیکرٹری مجلس صحت یو کے نے اِس ٹورنامنٹ کے حوالہ سے بتایا کہ اِس ٹورنامنٹ کی تحریک مکرم خالد سعید صاحب ممبر ناصر کرکٹ کلب یو کے نے مکرم سید منصور شاہ صاحب قائمقام امیر یو کے کو پیش کی تھی۔ جنہوں نے مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت یو کے کو اِس ٹورنامنٹ کے انعقاد کے بارہ میں ہدایات دیں۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اپریل میں اِس ٹورنامنٹ کی تیاری کا آغاز کردیا گیا۔ اگرچہ وقت کی کمی کی وجہ سے اطلاعات پورے طور پر نہیں کی جاسکیں لیکن پھر بھی دنیا بھر سے نو ٹیموں کی شرکت سے یہ ٹورنامنٹ بھرپور کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ ٹورنامنٹ کے میچز کا انعقاد تین مختلف گراؤنڈز میں کیا گیا۔ جن دوستوں نے انتھک محنت کے ساتھ اِس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے میں کردار ادا کیا اُن میں مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت یو کے سرفہرست ہیں۔ نیز ٹورنامنٹ کے پانچ وائس چیئرمین مکرم سید ہاشم اکبر صاحب، مکرم رانا عرفان شہزاد صاحب، مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب، مکرم خالد سعید صاحب اور مکرم رانا مسعود احمد صاحب شامل ہیں۔ مکرم شاہد جمیل صاحب اِس ٹورنامنٹ کے سیکرٹری تھے۔ نیز مکرم فہیم احمد بٹ صاحب، مکرم نوابزادہ محمد احمد صاحب، مکرم عثمان احمد صاحب، مکرم ثاقب رشید صاحب، مکرم ودود احمد صاحب (ہارٹلے پول)، مکرم اجمل پاشا صاحب، مکرم ذیشان نصیر صاحب، مکرم رانا شاہد صاحب اور مکرم طاہر محمود صاحب نے بھی اس ٹیم میں فعال کردار ادا کیا۔ مکرم مرزا عبدالباسط صاحب نے بطور ناظم سٹیج خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب نے مزید بتایا کہ کھلاڑیوں کی رہائش کا انتظام مسجد بیت الفتوح کے احاطہ میں کیا گیا تھا۔ ٹرانسپورٹ کے ذریعے کھلاڑیوں کو متعلقہ گراؤنڈز میں پہنچانے اور واپس لانے کا انتظام تھا۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام گراؤنڈز میں کیا جاتا تھا۔ ناشتہ اور رات کا کھانا مسجد بیت الفتوح میں پیش کیا جاتا تھا۔ 23 رمئی کی شام ایک خصوصی عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ حضور شفقت فرماتے ہوئے کھلاڑیوں کے درمیان بھی تشریف لے گئے جو ٹیموں کی ترتیب کے ساتھ مختلف میزوں پر نہایت سلیقے سے بٹھائے گئے تھے۔ اِس عشائیہ میں قریباً اڑہائی صد احباب نے شرکت کی۔ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے گراؤنڈز میں بھی ریفریشمنٹ کا انتظام کیا جاتا رہا جس کے لئے مکرم مظفر احمد کھوکھر صاحب اور اُن کی ٹیم شکریہ کی مستحق ہے۔ حفاظتی امور کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کا تعاون حاصل رہا۔ تینوں دن احباب وخواتین کی ایک بڑی تعداد تماشائی کے طور پر گراؤنڈز میں تشریف لاتی رہی۔ MTA انٹرنیشنل نے اکثر میچوں کی جھلکیاں اپنے ناظرین کے لئے پیش کیں جس کے لئے مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب چیئرمین اور ان کی ٹیم نیز مکرم عمیر علیم صاحب (فوٹوگرافی) شکریہ کے مستحق ہیں۔

اس ٹورنامنٹ کا افتتاح 23 مئی کی صبح ساڑھے سات بجے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے فرمایا۔ اس موقع پر تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب نے ٹورنامنٹ کی اہمیت کے بارے میں مختصر خطاب کے بعد دعا کروائی اور پھر افتتاحی میچ کی دونوں ٹیموں کا مکرم امیر صاحب سے تعارف کروایا گیا۔

اِس ٹورنامنٹ کے تیسرے روز محکمہ موسمیات کے مطابق بارش اور تیز ہواؤں کے چلنے کا امکان تھا۔ چنانچہ فائنل میچ کے آغاز سے چند منٹ قبل انتہائی تیز ہوا کے ساتھ بارش شروع ہوگئی جس سے خوف پیدا ہوا کہ ٹورنامنٹ کے اختتامی مراحل ناخوشگوار ہوجائیں گے۔ چنانچہ اِن حالات کے پیش نظر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کی گئی اور مکرم امیر صاحب یو کے نے گراؤنڈ میں اجتماعی دعا بھی کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند منٹ میں ہی غیر معمولی طور پر صورتحال بہتر ہونا شروع ہوگئی، ابر چھٹ گیا اور دھوپ نکل آئی اور نہایت خوشگوار موسم اور ماحول میں ساڑھے دس بجے فائنل میچ شروع ہوگیا۔ اور اس طرح یہ ٹورنامنٹ ہر پہلو سے نہایت شاندار طریق پر اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

☆☆☆☆☆

اعلانات نکاح

☆......مورخہ ۲۸/اپریل کومکرم عارف بھٹی صاحب ولد مکرم محمد حسین صاحب مرحوم ساکن دھری ریلوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مبارکہ بیگم بنت مکرم محمد یعقوب صاحب ساکن چارکوٹ جموں مبلغ پچاس ہزار روپئے حق مہر پر مکرم نثار احمد صاحب ساجد معلم سلسلہ چارکوٹ نے مکرم محمد یعقوب صاحب کے مکان میں پڑھایا۔(اعانت بدر ۲۰۰ روپئے)(ایوب علی خان مبلغ انچارج ہریانہ)

☆......مکرم مولوی الطاف حسین صاحب مبلغ سلسلہ نے مورخہ ۱۹/اپریل کومکرمہ رضوانہ کوثر صاحبہ بنت مکرم خورشید احمد صاحب انور ساکن دہری ریلوٹ راجوری کا نکاح ہمراہ مکرم مبارک احمد صاحب ساجد معلم سلسلہ ابن مکرم عبدالعزیز ساکن کالابن مبلغ اکاون ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم خورشید احمد صاحب انور کے گھر پر ہی پڑھایا۔(اعانت بدر ۱۰۰ روپئے)(مبارک احمد بٹ کارکن دفتر بدر قادیان)

☆......خاکسار نے عزیزم ڈاکٹر پرویز احمد صاحب وانی ابن مکرم محمد یوسف احمد صاحب وانی کا نکاح مورخہ ۱۹/فروری کوعزیزہ شازیہ واحد بنت مکرم عبدالواحد صاحب احمدی کے ساتھ مبلغ اکیاسی ہزار روپئے حق مہر پر''اُوتسو میرتج ہال'' میں پڑھا۔جس میں احمدی وغیراحمدی حضرات کثرت سے شامل ہوئے۔(اعانت بدر ۱۰۰ روپئے)

اسی طرح عزیزم عبدالرحمان ابن مکرم فضل رحمان صاحب کا نکاح عزیزہ شاہینہ بیگم بنت مکرم علی دراز خان صاحب ساکن ننگلہ گھنو کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپئے حق مہر پر مورخہ ۲۷/اپریل کوخاکسار نے ننگلہ گھنو میں پڑھا۔(اعانت بدر ۱۵۰ روپئے)(محمد سعادت اللہ خادم سلسلہ شاہجہانپور)

☆......مورخہ ۶/مارچ ۲۰۰۹ء بروز جمعہ کومولوی سید امداد علی صاحب معلم سلسلہ خانپورہ کشمیر نے خاکسار ظہور احمد خان ابن مکرم امان اللہ خان صاحب خانپورہ کشمیر خادم سلسلہ بھدرواہ کا نکاح مکرمہ مسرّت اختر بنت مکرم رحمت اللہ شیخ صاحب ساکن خانپورہ کشمیر کے ساتھ مبلغ ۲۵۰۰۱ روپئے حق مہر پر پڑھا۔ اسی طرح مورخہ ۱۳/مارچ ۲۰۰۹ء بروز جمعہ کومولوی صاحب موصوف نے خاکسار کی چچازاد بہن مکرمہ ناہیدہ اختر بنت افتخار احمد خان صاحب ساکن خانپورہ کشمیر کا نکاح مکرم بشارت احمد لون ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب لون کے ساتھ مبلغ ۱۵۰۰۰ روپئے حق مہر پر جامع مسجد خانپورہ کشمیر میں پڑھا۔(ظہور احمد خان خادم سلسلہ بھدرواہ)

قارئین کرام سے عاجزانہ رنگ میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان تمام رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت وباثمر بنائے اور فریقین اور احمدیت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مبارک بنائے۔

اعلان ولادت و دُعا

مورخہ ۲۹/اپریل ۲۰۰۹ء کوخاکسار کے بیٹے مکرم مولوی سید عبدالہادی کاشف صاحب مبلغ سلسلہ دہلی کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام''عطیۃ الغالب'' تجویز فرمایا ہے۔نومولودہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔نومولودہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر قادیان کی نواسی ہے۔قارئین بدر سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کوصحت وسلامتی والی درازیٔ عمر عطا کرے اور نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے)(عبدالنقی برہ پورہ بہار)

☆☆☆☆☆

پاکستان کے حالات کے بارہ میں دعا کی خصوصی تحریک

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 27/فروری 2009ء میں پاکستان کے حالات کے بارہ میں دعا کی خصوصی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''آج کل خاص طور پر پاکستان کے جو حالات ہیں پاکستانیوں کو بھی اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن کی دعا خاص طور پر کرنی چاہئے۔مخالفت میں تو بڑھے ہوئے ہیں،لیکن اس وجہ سے یہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھول چکے ہیں۔یقیناً بھولنا تھا اسی وجہ سے مشکل میں بھی گرفتار ہوئے ہوئے ہیں۔

نہیں سمجھتے کہ کیا حالات ہو رہے ہیں کیا ان کے ساتھ ہو رہا ہے اور کیا ان کے ساتھ آئندہ ہونے والا ہے اور جب تک یہ ہدایت کی طرف قدم نہیں بڑھائیں گے یہ حالات چلتے چلے جائیں گے۔اس لئے اللہ تعالیٰ رحم کرے اس ملک پر بھی اور اس قوم پر بھی۔ان کے لئے بڑے درد دل سے دعا کریں''۔

تمام احمدیوں،خاص طور پر پاکستانی احمدیوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق التزام واہتمام سے پاکستان کے حالات کی بہتری کے لئے دعا میں مشغول رہنا چاہئے۔

حالاتِ حاضرہ

سوات وادی پر طالبان کا قبضہ ختم

(اسلام آباد 21 جون) پاکستان کی سکیورٹی فورسز نے شورش زدہ سوات وادی میں ملی ٹینٹوں کے ساتھ لڑائی کے بعد ایک کلیدی پہاڑی چوکی پر قبضہ کرلیا ہے۔جیو ٹی وی کی خبر میں بتایا گیا ہے کہ سکیورٹی فورسز کے لئے عسکری لحاظ سے چوکی 1747 پر قبضہ کرنا اہم تھا کیونکہ ملیٹینٹ سرکاری فوجوں پر حملہ کرنے کے لئے پہاڑ کا فائدہ حاصل کررہے تھے۔یہ پہاڑ صوبہ سرحد میں کوچر اور بہا وادی کے بیچ ہے۔کوچر سوات کے طالبان کمانڈر مولانا فضل اللہ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔جو کہ آپریشن شروع ہونے کے بعد سے ہی بھاگ گیا تھا۔گزشتہ ایک ماہ سے جاری سوات وادی میں فوجی آپریشن سے تازہ اطلاع کے مطابق مالاکنڈ اور شمالی وزیرستان،باجوڑ ایجنسی کے علاقوں اور ویربالا کے علاقہ دوگل خوڑ میں 63 سے زائد دہشت پسند ہلاک ہوگئے ہیں جبکہ 2 کمانڈر سمیت 31 فوجی جوان بھی مارے جانے کی خبر ہے۔اس سے پہلے مورخہ 19 جون کو محسود کے ٹھکانے پر حملے کے نتیجہ میں 13 دہشت پسند ہلاک ہوئے تھے۔جبکہ 22 جون کو سکیورٹی فورسز نے قبائلی علاقوں میں تازہ کاروائی کے دوران 55 شدّت پسندوں کو ہلاک کردیا۔جبکہ نامعلوم دہشت پسندوں نے پشاور کے ماشولگر کے گرلز پرائمری اسکول کو بم سے اڑادیا۔ایک نئی رپورٹ کے مطابق پوری سوات وادی کو طالبانیوں سے چھڑالیا گیا ہے اور اب تک کل ۱۵۰۰ سے زائد دہشت پسند مارے گئے ہیں۔واضح ہو کہ 22 جون کو پاکستانی وزیرداخلہ رحمان ملک نے طالبان کو خبردار کیا تھا کہ وہ ملک چھوڑدیں کیونکہ حکومت اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گی جب تک ملک سے ان کا خاتمہ نہیں کردے گی۔

ایران میں تشدد آمیز مظاہرے،مسجد نذر آتش،کئی ہلاک

تہران 21 جون پارس نیوز ایجنسی نے بتایا کہ ایران کے سابق صدر اکبر ہاشمی رفسنجانی کی بیٹی اور ان کے چار رشتہ داروں کو ایران میں چناؤ فراڈ کے خلاف پروٹسٹ میں شامل ہونے کے لئے گرفتار کرلیا گیا۔واضح ہو کہ گزشتہ دنوں احمدی نژاد کے دوبارہ صدر عراق منتخب ہونے پر ایران کے سابق وزیراعظم میر حسین موسوی کے حمایتیوں نے کئی دنوں سے زبردست مظاہرہ جاری کیا ہوا ہے۔کئی جگہ پولیس کے ساتھ مظاہرین کی جھڑپیں بھی ہوئی ہیں جسکے نتیجہ میں اب تک ۵۰ سے زائد افراد جاں بحق ہوچکے ہیں۔کہا جارہا ہے کہ یہ مظاہرہ 1979 کے اسلامی انقلاب کے بعد اب تک کا سب سے بڑا مظاہرہ ہے۔دراصل ووٹوں کی گنتی شروع ہونے سے پہلے ہی موسوی کی فتح کی قیاس ارائیاں کی جارہی تھیں۔موسوی نے احمدی نژاد پر ووٹوں کی ہیرا پھیری کا الزام لگایا ہے۔حالانکہ احمدی نژاد نے اس الزام کو خارج کرتے ہوئے بڑھتے ہوئے تشدد آمیز مظاہروں میں برطانیہ کا ہاتھ ہونے کی بات کہی ہے جبکہ برطانیہ نے اس بات سے صاف انکار کردیا ہے۔

ایرانی دارالحکومت تہران میں پولیس سے جھڑپ میں 13 دہشت گرد ہلاک ہوگئے۔ایران نے کہا ہے کہ بدامنی اور دہشت گردی میں برطانیہ ملوث ہے۔ایران کے سرکاری ٹی وی کے مطابق دہشت گرد گروپ کے بعض افراد نے دو گیس سٹیشنز کو آگ لگادی جبکہ ایک فوجی چوکی پر بھی حملہ کیا۔ٹی وی کے مطابق گزشتہ دنوں ہنگامہ آرائی کے دوران بعض مشتعل افراد نے مسجد کو آگ لگادی تھی۔جس سے متعدد افراد ہلاک ہوئے۔دوسری طرف برطانیہ حکومت نے ان تشدد آمیز کاروائیوں میں اپنا ہاتھ ہونے سے صاف انکار کیا ہے ایک اور خبر کے مطابق ایران کی طاقتور گارڈین کونسل نے کہا ہے کہ گذشتہ ۱۲ جون کو ہوئے راشٹرپتی چناؤ میں کچھ بے ضابطگیاں برتی گئی تھیں۔۵۰ شہروں میں ہوئی ووٹنگ میں ووٹر لسٹوں سے زیادہ ووٹروں نے ووٹنگ کی۔انہوں نے کہا کہ اس سے تقریباً ۳۰ لاکھ ووٹوں پر سوال اُٹھے ہیں لیکن بعد میں انہوں نے اس بات کی تردید بھی کردی ہے اور اب تک ۲۱ صحافی احتجاج کے نتیجے میں جیل میں بند کئے جاچکے ہیں۔

پاکستان کو امداد امریکی سلامتی کی ضامن ہے۔حسین حقانی

واشنگٹن 22 جون (اے پی) امریکہ میں پاکستان کے سفیر حسین حقانی نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کو دی جانے والی امداد امریکہ کی سلامتی کی ضامن ہے۔امریکی ٹی وی کے پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان انتہا پسندی کے خلاف جنگ میں اہم کردار ادا کررہا ہے۔امریکہ اس جنگ میں پاکستان کی مدد جاری رکھے۔

ایران کا ایٹمی طاقت بننا ساری دنیا کے لئے خطرہ-یاہو

برلن: اسرائیل کے وزیراعظم بینجامن نیتن یاہو کا کہنا ہے کہ ایران کا ایٹمی ہتھیار حاصل کرنے کا پروگرام صرف ان کے دیش اور وسط مشرق کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے ہی خطرہ ہے۔جرمنی کے اخبار''بلڈ'' کو دیئے گئے انٹرویو میں نیتن یاہو نے کہا کہ اس وقت صرف نشانہ یہ ہونا چاہئے کہ ایران کو ایٹمی ہتھیار حاصل کرنے سے روکا جاسکے۔انہوں نے کہا کہ دہشت پسندوں کو مدد دینے والا ایران انہیں ایٹمی ہتھیار بھی دے سکتا ہے جو کہ ایک بہت بڑا خطرہ ہوگا۔نیتن یاہو نے کہا کہ اسرائیل چاہتا ہے کہ ایران پر اقتصادی پابندی ہی لگائی جائے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

بقیہ رپورٹ از صفحہ نمبر 16

میں کھڑا کر دیا ہے۔ جناب فضل ربی راہی (کراچی کے ایک اہل قلم) نے اس تشویشناک صورت حال پر جو تبصرہ کیا ہے وہ ہر محبّ وطن پاکستانی کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ جناب فضل ربی فرماتے ہیں:

"سوات کی شرعی عدالتوں کے فعال ہونے کے بعد ضلع بھر میں 20 عمومی عدالتوں نے کام بند کر دیا ہے جبکہ حکومت کی طرف سے واضح احکامات نہ ملنے کی وجہ سے ججوں نے بھی ریگولر عدالتوں میں اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہونا چھوڑ دیا ہے۔ مولانا صوفی محمد نے بھی واضح طور پر کہا ہے کہ شرعی عدالتوں کے قیام کے بعد ریگولر ججوں کو سوات سے چلے جانا چاہئے کیونکہ ان کے بقول اس سے امن معاہدے کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اس اعلان کے بعد سول اور سیشن کورٹس کے جج تذبذب کا شکار ہو گئے ہیں۔ اس وقت سوات میں کل 20 ریگولر عدالتیں قائم ہیں جن میں 7 سیشن عدالتیں جبکہ 13 سول کورٹس شامل ہیں۔

سوات میں شرعی عدالتوں کے قیام کے بعد ایک اور مسئلہ یہ بھی درپیش ہے کہ ریگولر عدالتوں میں اس وقت 15 سے 20 ہزار تک مقدمات زیر سماعت ہیں جن میں کئی مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں۔ لیکن سوات میں حالات خراب ہونے کی وجہ سے ان پر ابھی احکامات جاری نہیں کئے گئے ہیں۔ اور جن مقدمات پر احکامات جاری کر دئے گئے ہیں سوات میں جاری شورش اور مقامی انتظامیہ کے بے اثر ہونے کی وجہ سے ان پر عملدرآمد نہیں کرایا جا سکا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان مقدمات کا کیا بنے گا؟ اس بارہ میں تحریک نفاذ شریعت محمدی کے ترجمان امیر عزت خان کا کہنا ہے کہ "شرعی ریگولیشن 2009ء کے نفاذ کے بعد مالاکنڈ ڈویژن میں قائم تمام ریگولر عدالتوں کی جگہ شرعی عدالتیں کام شروع کریں گی"۔ انہوں نے کہا کہ "1994ء اور 1999ء کے مسودوں میں لوگوں کو اختیار دیا گیا تھا کہ وہ اپنے مقدمے شرعی یا پاکستان کی مروجہ عدالتوں میں لڑ سکتے ہیں۔ لیکن نئے مسودے میں یہ گنجائش نہیں رکھی گئی ہے بلکہ اس کے تحت تمام مقدمات شرعی عدالتوں میں لڑے جائیں گے"۔

(روزنامہ "اُمّت" کراچی۔ 22/ مارچ 2009ء صفحہ 4)

❁❁❁❁❁❁

بقیہ صفحہ اوّل

اعراف	۹	تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ
الانفال	۱۰	اذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ کَفَرُوا الْمَلٰٓئِکَۃُ
التوبة	۱۰	یَتَوَفّٰی
سورة محمدؐ	۲۶	فَکَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْھَھُمْ
یونس	۱۱	فَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْنَتَوَفَّیَنَّکَ
یوسف	۱۳	تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ
رعد	۱۳	اَوْنَتَوَفَّیَنَّکَ
مومن	۲۴	وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی
مومن	۲۴	اَوْنَتَوَفَّیَنَّکَ
نحل	۱۴	ثُمَّ یَتَوَفّٰکُمْ
حج	۱۷	وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی
زمر	۲۴	اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰٓی اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی
الانعام	۷	ھُوَالَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَاجَرَحْتُمْ بِالنَّھَارِ ثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیْہِ۔

اب ظاہر ہے کہ ان تمام مقامات قرآن کریم میں تَوَفّٰی کے لفظ سے موت اور قبض روح ہی مراد ہے اور دو مؤخر الذکر آیتیں اگرچہ بظاہر نیند سے متعلق ہیں مگر درحقیقت ان دونوں آیتوں میں بھی نیند نہیں مراد لی گئی بلکہ اس جگہ بھی اصل مقصد اور مدعا موت ہے اور یہ ظاہر کرنا منظور ہے کہ نیند بھی ایک قسم کی موت ہی ہے۔ اور جیسی موت میں روح قبض کی جاتی ہے نیند میں بھی روح قبض کی جاتی ہے۔ سو ان دونوں مقامات میں نیند پر تَوَفّٰی کے لفظ کا اطلاق کرنا ایک استعارہ ہے جو بہ نصب قرینۂ نوم استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی صاف لفظوں میں نیند کا ذکر کیا گیا ہے تا ہر ایک شخص سمجھ لیوے کہ اس جگہ تَوَفّٰی سے مراد حقیقی موت نہیں ہے بلکہ مجازی موت مراد ہے جو نیند ہے"۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 266 تا 269)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

انعامی مقالہ نظارت تعلیم

برائے تعلیمی سال 2009-2010

سال ۲۰۰۹ء کو Organisation of United Nations نے Year of Astronomy قرار دیا ہے۔ اسی طرح International Astronomical Union (IAU) اور UNESCO بھی سال ۲۰۰۹ء کو علم فلکیات کے طور پر منا رہی ہیں۔ اصل میں عظیم سائنس دان گلیلیو گلیلی کی ۱۶۰۹ء میں جسیم دوربین تیار کرنے کی کامیابی اور اس دوربین کے ذریعہ ہونے والی دریافتوں کو منظر عام پر لانے کے لئے چار سو سالہ جشن منایا جا رہا ہے تا کہ اس علم کو عوام تک پہنچایا جائے اور نئی آنے والی نسل کو فلکیات کے علم کو حاصل کرنے کے لئے زور دیا جائے۔ گلیلیو نے کئی اہم دریافتیں کیں۔ جس میں زمین کی گردش اور دیگر سیارے سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں اس نظریہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔

Astronomy بنیادی سائنس کے مضامین میں سے ایک اہم مضمون ہے۔ جو ابتداء سے انسانی ذہن کی تربیت اور ترقی کے لئے اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ آج سے سو سال قبل ہمیں صرف اپنی Milky Wey (کہکشاں) کے بارے علم تھا۔ لیکن آج ہمیں علم ہو گیا ہے کہ لاکھوں کہکشائیں ہماری کائنات میں موجود ہیں۔ اس علم میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے بار بار **یتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض** کے الفاظ سے انسان کو زمین اور آسمان کی پیدائش کے بارے غور کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآن مجید علم فلکیات سے بھرا پڑا ہے۔ Maurice Bucaille نے اپنی کتاب بنام The Bible, The Quran and Science میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔

سال ۲۰۰۹ء کے لئے نظارت نے اس پس منظر کے پیش نظر مقالہ کا درج ذیل عنوان تجویز کیا ہے۔

"۲۰۰۹ء عالمی فلکیات کا سال اور قرآن مجید کی فلکیات کے مضمون کو عظیم دین"

"2009 As International Year of Astronomy And the Great Contribution of the Holy Quran to the Subject of the Astronomy"

تمام احباب سے یہ خصوصی گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے زیر تعلیم بچوں کو قرآن مجید میں بیان فرمودہ فلکیات سے متعلق مضامین کو پڑھ کر اس مقالہ نویسی میں شرکت کی تحریک کریں۔ نیز قرآنی علوم کا ذکر اس عالمی فلکیات کے سال میں دوسری اقوام تک پہنچائیں اور اپنا تبلیغی فریضہ بھی سرانجام دیں۔ اس مضمون کی تیاری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Revelation Rationality Knowledge and Truth سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔

☆......مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

☆......اس مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ پہلے حصہ میں گلیلیو کی سائنسی دریافتوں کے بارے ذکر کر کے اس سائنسدان کو خراج تحسین پیش کیا جائے۔ جس کے 25 نمبر ہیں۔ دوسرا حصہ قرآن اور علم فلکیات کے بارے میں لکھا جائے۔ جس کے لئے 75 نمبرات رکھے گئے ہیں۔ لہٰذا مضمون لکھتے وقت اس Guide Line کو مدنظر رکھا جائے۔

☆......مقالہ اردو، ہندی اور انگریزی زبانوں میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔

☆......مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔ حوالہ دیتے وقت متعلقہ ضروری حصہ کی فوٹو کاپی مقالہ کے ساتھ پیش کرنی ہوگی۔

☆......مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆......مقالہ لکھتے وقت سرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆......مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆......مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہونگے۔ کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆......اس مقالہ نویسی میں حصہ لینے کے لئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔

انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

انعام اوّل	انعام دوم	انعام سوم
5000/-	4000/-	3000/-

مقالہ ۳۱/ اکتوبر ۲۰۰۹ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اللہ تعالیٰ انہی کے گھروں کو بلندی اور روحانی رفعت عطا فرماتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے حصہ پاتے ہیں

ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی ہر وقت جگالی کرتا رہے۔ جو پڑھ سکتے ہیں وہ پڑھیں اور جو سن سکتے ہیں وہ سنیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶؍جون ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔ یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے قرآنی آیات کی روشنی میں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ انہی کے گھروں کو بلندی اور روحانی رفعت عطا فرماتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے حصہ پاتے ہیں اور نور سے حصہ پاتے ہوئے اللہ کی تعلیم کے مطابق اللہ کے ذکر کو بلند کرتے ہیں اور اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال صالحہ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصائح کا ذکر کیا تھا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت ہے لیکن یہ عبادت کس طرح ہو اور کس طرح کی ہو۔ اس تعلق میں بھی ہمیں اس زمانہ کے امام نے بتایا ہے وہ امام جو اللہ کے نبیؐ کے نور سے سب سے زیادہ حصہ پانے والا ہے اور اس نے ہماری رہنمائی قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں فرمائی ہے۔ آج جو ہم احمدی کہلاتے ہیں ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے امام کو قبول کر کے ہر وقت اور ہر معاملے میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ اور آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام کے ذریعہ خلیفۂ وقت اور جماعت کو ایک ایسے مضبوط رشتہ میں پرو دیا ہے کہ اصلاح کی طرف توجہ دلانے سے اصلاح کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔

فرمایا: گذشتہ دنوں مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کی مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ تھی۔ میں نے کسی بات پر کہہ دیا کہ تم لوگ میری بات پر عمل نہیں کرتے۔ اس پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ میرے پاس آئے اور تحریری طور پر معذرت کی۔ تو یہ تعلق ہے خلیفۂ وقت اور جماعت کا۔ جسے دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ لوگ جماعت کو عطا کئے ہیں جو اس مادی دور میں دنیاوی کاموں میں مصروف ہوتے ہوئے بھی دین سے اور خلافت سے اخلاص و وفا دکھانے والے ہیں لیکن دوسرے لوگ اس سے محروم ہیں۔

فرمایا: گذشتہ دنوں ایک غیر از جماعت پڑھے لکھے میڈیا سے تعلق رکھنے والے دوست میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں آج کل بظاہر تو مساجد بہت آباد ہیں حج پر جانے والوں کی تعداد بھی پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے لیکن اس کے باوجود جو اثرات اور نتائج نظر آنے چاہئیں وہ نظر نہیں آتے اور پھر خود ہی کہنے لگے کہ ہمارے مسجد کے باہر کے معاملات صاف نہیں ہیں۔ میں نے کہا کہ ایک بات تو یہ ہے جو ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ ہماری عبادتیں اور ہماری دوسری نیکیاں تب ہی فائدہ مند ہو سکتی ہیں کہ جب ہم اپنے جائزے لے رہے ہونگے۔ اس پر خوش ہو جانا کہ ہم نماز پڑھ رہے ہیں اور ہمارے حلیہ سے اسلامی پن کا اظہار ہو رہا ہے تو یہ تو کوئی نیکی نہیں ہے۔ نیکی کی اصل روح تب ہی پیدا ہوتی ہے جب یہ احساس ہو کہ یہ سب کام میں نے خدا کی خاطر کئے ہیں اور اس کے لئے اپنے دلوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس زمانے کے امام کو مانے بغیر نیکیوں کا صحیح اثر قائم نہیں ہو سکتا۔ اور اس دور میں آپ کی خلافت کو مانے بغیر قبلے درست نہیں ہو سکتے۔ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف وخشیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت ہمارے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا فرمایا ہے اس کی جتنی ہم قدر کریں گے اور اپنے دلوں کو ٹٹولیں گے تو اتنی ہی ہماری عبادتیں ہمیں فائدہ دیں گی۔ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی ہر وقت جگالی کرتا رہے۔ جو پڑھ سکتے ہیں وہ پڑھیں اور جو سن سکتے ہیں وہ سنیں۔

عبادت الٰہی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''پھر اللہ تعالیٰ کے الفاظ اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں ایک اور اشارہ ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس (آیت) میں اپنے بندوں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ اس کی اطاعت میں انتہائی ہمت اور کوشش خرچ کریں اور اطاعت گذاروں کی طرح ہر وقت لبیک لبیک کہتے ہوئے (اس کے حضور) کھڑے رہیں گویا کہ یہ بندے یہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے ربّ ہم مجاہدات کرنے تیرے احکام کے بجالانے اور تیری خوشنودی چاہنے میں کوئی کوتاہی نہیں کر رہے لیکن تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور عُجب اور ریا میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم تجھ سے ایسی توفیق طلب کرتے ہیں جو ہدایت اور تیری خوشنودی کی طرف لے جانے والی ہو اور ہم تیری اطاعت اور تیری عبادت پر ثابت قدم رہیں۔ پس تو ہمیں اپنے اطاعت گذار بندوں میں لکھ لے۔

اور یہاں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ بندہ کہتا ہے کہ اے میرے رب ہم نے تجھے معبودیت کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے اور تیرے سوا جو کچھ بھی ہے اس پر تجھے ترجیح دی ہے پس ہم تیری ذات کے سوا اور کسی چیز کی عبادت نہیں کرتے اور ہم تجھے واحد اور یگانہ ماننے والوں میں سے ہیں۔ اس آیت میں خدائے عزوجل نے متکلم مع الغیر کا صیغہ اس امر کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اختیار فرمایا ہے کہ یہ دعا تمام بھائیوں کے لئے ہے نہ صرف دعا کرنے والے کی اپنی ذات کے لئے اور اس میں (اللہ نے) مسلمانوں کو باہمی مصالحت، اتحاد اور دوستی کی ترغیب دی ہے اور یہ کہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو اپنے بھائی کی خیر خواہی کے لئے اسی طرح مشقت میں ڈالے جیسا کہ وہ اپنی ذات کی خیر خواہی کے لئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے۔ اور اس کی (یعنی اپنے بھائی کی) ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایسا ہی اہتمام کرے اور بے چین ہو جیسے اپنے لئے بے چین اور مضطرب ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان کوئی فرق نہ کرے۔ اور پورے دل سے اس کا خیر خواہ بن جائے گویا اللہ تعالیٰ تاکیدی حکم دیتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے بندو بھائیوں اور محبوں کے (ایک دوسرے کو) تحائف دینے کی طرح دعا کا تحفہ دیا کرو (اور انہیں شامل کرنے کے لئے) اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کرو۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۳)

فرمایا: یہ ہیں عبادات کے نیک نتائج۔ اگر عبادات صرف ذاتی مفادات کے لئے ہوں تو وہ عبادتیں نیک نتائج حاصل نہیں کر سکتیں۔ اگر عبادتوں کے بعد ایک دوسرے کے لئے محبت کے سوتے نہ پھوٹیں تو ایسی عبادات محلّ نظر ہیں۔ دوسرے مسلمانوں کی مساجد میں جہاں مسلمانوں کے خلاف زبان درازی ہو رہی ہو تو مقتدیوں پر اس کا کیا اثر ہوگا۔ ہمیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ کسی کی دلآزاری پر صبر سے کام لیں۔ فرمایا: صبر بڑا جہاد ہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے اور گالیوں کے عوض میں گالیاں نہ دے۔ اللہ اس کی تائید کرتا ہے جو صبر سے کام لیتا ہے۔ اور اسی کے نتیجہ میں عبادتوں کا ذوق بھی حاصل ہوتا ہے اور یہ چیزیں عبادتوں کے نیک نتائج پیدا کرتی ہیں اور معاشرے کی ان خطوط کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں اور یہ چیزیں ہر احمدی میں پیدا ہونی چاہئیں ورنہ ہماری عبادتیں صرف رسمی عبادتیں بن جائیں گی اور غیروں کی عبادت اور ہماری عبادت میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ فرمایا: عبادت الٰہی ایک بیج کی طرح ہے جس کا اثر روح پر ہوتا ہے۔ ایک شخص جو محنت سے بیج بوتا ہے اگر ایک دو ماہ تک وہ بیج نہ پھوٹے تو ماننا پڑتا ہے کہ وہ بیج خراب ہے۔ اسی طرح وہ نمازیں جن کے ساتھ خدا کی مدد شامل نہیں۔ جن کے نیک اثرات مرتب نہیں ہوتے اور جن کے نتیجہ میں محبت اور امن کے سوتے نہیں پھوٹتے۔ ماننا پڑتا ہے کہ وہ نمازیں اس بیج کی طرح ہیں جو خراب ہیں۔ پس یہ معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عبادتوں کے تعلق سے بتایا ہے۔ فرمایا: ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ بعض لوگ نمازوں میں صرف ذاتی دعاؤں کو کافی سمجھ لیتے ہیں حالانکہ عبادتیں اللہ کا قرب پانے اور دل کے اطمینان کے لئے ہونی چاہئیں۔ عبادتیں معاشرے میں امن قائم کرنے کے لئے ہونی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ نماز ایسی چیز ہے جس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: یہ احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عبادتیں قائم کریں اور عبادتوں کے معیار کو بھی قائم کریں۔ فرمایا: میں عمومی طور پر جماعت کو نمازوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور خصوصی طور پر کارکنان سلسلہ اور واقفین زندگی کو توجہ دلاتا ہوں۔ اگر کارکنان فکر کریں گے تو ایک تو مسجد کی آبادی بڑھے گی اور دوسرے معاشرے کی حالت بھی بہتر ہوگی کیونکہ عہدیداروں سے عام لوگ نمونہ پکڑتے ہیں۔ پس اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 2nd July 2009 | Issue No. 27

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

منقولات.................

آئینہ پاکستان

(دوست محمد شاہد-مؤرخ احمدیت)

سوات میں مسلک مخالف لوگوں کو قبروں سے نکال کر سولی پر لٹکایا گیا

نام نہاد ملاؤں نے جہاد کے نام پر مذہب اسلام کو پوری دنیا میں بدنام کردیا ہے

سربراہ سنّی تحریک جناب محمد ثروت اعجاز قادری کا لرزہ خیز بیان :

’’جو لوگ پاکستان بنانے کو گناہ تصور کرتے ہیں وہ بھلا پاکستان سے مخلص کیسے ہو سکتے ہیں......نام نہاد مُلّا سامراجی صیہونی اشارے پر کام کرتے ہیں اور انہی کے اشاروں پر کام کرتے ہیں اور انہی کے اشاروں پر پشاور میں رحمان بابا کے مزار کو بم مار کر زمین بوس کرنے کی کوشش کی گئی اور سوات میں اپنے مخالف مسلک کے پیروکار کو قبر سے نکال کر سولی پر لٹکایا گیا جو ملک میں مذہبی فرقہ وارایت کی لہر کو آگ دینے کے مترادف ہے۔....نام نہاد مُلّاؤں نے جہاد کے نام پر مذہب اسلام کو پوری دنیا میں بدنام کر کے رکھا ہے۔ذاتی مفادات اور امریکی مفادات کے حصول کے لئے مدارس میں زیرِ تعلیم بچوں کے ہاتھوں میں قلم کے بجائے جہاد کے نام پر بندوق تھمائی۔یہی وجہ ہے کہ سرحد میں آج اسلام کی اصل روح کو بگاڑ کر اپنی مرضی کی شریعت جاری کر رکھی ہے‘‘۔

(ہفت روزہ خبریں 11/ اپریل 2009 ء صفحہ6)

مردوں کے ہجوم میں ایک لڑکی کو سزا دینے کا منظر

’’مردوں کے ہجوم میں ایک لڑکی کو سزا دینے کا منظر ٹی وی پر دکھایا گیا تو عجیب ردِّ عمل دیکھنے میں آیا۔سواتی طالبان کے ترجمان مسلم خان صاحب نے پہلے کہا کہ ہم تو عورتوں کو چار دیواری کے اندر سزا دیتے ہیں۔ پھر کہا یہ اسلامی سزا ہے ہم اس پر مناظرے کے لئے تیار ہیں۔ایک بار کہا کہ یہ معاہدہ امن سے پہلے کا واقعہ ہے اور پھر سٹوری ڈویلپ ہوتے ہوتے جعل سازی کے الزام تک آ گئی اور آخر میں یہ موقف اختیار کر لیا گیا کہ کوڑے مارنے کی وڈیو جعلی ہے۔اس کے ساتھ ہی طالبان کے وکیلوں نے ماہرانہ تبصرے شروع کر دئے۔جعلسازی کا سب سے بڑا ثبوت یہ بتایا جا رہا ہے کہ وہ لڑکی 34 ڈنڈے کھانے کے بعد کھڑی کیسے ہوگئی؟ کیا زبردست دلیل ہے؟

مردِ مومن مردِ حق ضیاء الحق، جب صحافیوں، وکیلوں، مزدور لیڈروں اور سیاسی کارکنوں کو کوڑے لگا رہے تھے ،تو مَیں کوٹ لکھپت جیل میں تھا اور میرے سیل کے سامنے وہ گراؤنڈ تھی جہاں کوڑے تیار کئے اور لگائے جاتے تھے۔یہ کوڑا یا درّہ چمڑے سے گندھا ہوتا تھا جسے رات بھر تیل میں ڈبو کر رکھا جاتا اور صبح ایک ہٹا کٹا شخص، اسلامی مارشل لاء کی گرفت میں آئے ہوئے مظلوم شہری کی پشت پر کوڑے برساتا۔یہ بہت خوفناک کوڑا ہوتا تھا۔بیشتر لوگ اسٹیچر پر جاتے۔مگر کئی ایسے ہوتے تھے، جو یہ کوڑے کھانے کے بعد بھی اپنے پیروں پر ہسپتال کی طرف چل دیتے۔کیونکہ کوڑے لگانے کے بعد طبی معائنہ ہوتا تھا۔جو کوڑے لڑکی کو مارے گئے وہ دراصل ایک ڈنڈا تھا جسے زور سے مارا جاتا رہا۔اس طرح ڈنڈے کھانے کے بعد لڑکی کا کھڑے ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔مَیں اس وڈیو کو حقیقی ثابت کرنے کی کوشش نہیں کر رہا۔مَیں صرف اس پر کئے گئے اعتراضات کا بوداپن ظاہر کر رہا ہوں۔اس جعلی وڈیو میں دکھائے گئے منظر کے دفاع میں، طالبان کے ایک وکیل نے قرآن پاک کی آیات سنا دیں اور یہاں تک کہہ دیا کہ اس اسلامی سزا پر اعتراضات کرنے والے کفر کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ گویا انہوں نے تسلیم کر لیا کہ جو سزا وڈیو میں دکھائی گئی ہے، وہ اسلامی ہے۔مسلم خان صاحب نے بھی اس سزا کا دفاع کیا۔اگر فلم جعلی ہے تو اس میں دکھائی گئی سزا کو اسلامی کہہ کر، اس کے دفاع میں قرآنی آیات سنانے کی ضرورت کیا تھی؟ اور اگر دکھائی گئی سزا شرعی ہے، تو وڈیو کو جعلی قرار دینے کی ضرورت کیا ہے‘‘۔

(روزنامہ جنگ کراچی 17اپریل 2009 ء صفحہ5)

’’ہم دنیا کے بدترین معاشرے میں رہتے ہیں‘‘

پاکستان کے حالات کے متعلق نامور پاکستانی کالم نویس جاوید چوہدری کا حقیقت افروز جائزہ

روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد (7اپریل 2009 ء) میں نامور فاضل وادیب اور کالم نویس جناب جاوید چوہدری کا حقیقت افروز آرٹیکل جو ہر پاکستانی بلکہ پوری ’’دنیائے اسلام‘‘ کو دعوت فکر دے رہا ہے۔آپ آنحضرت ﷺ کے مکی دور کے مصائب اور ’’میثاقِ مدینہ‘‘ اور آنحضرت ﷺ کی دفاعی جنگوں پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:

’’آپ ذرا اس ترتیب کو ملاحظہ کیجیے، اس ترتیب میں جہاد آخر میں آتا ہے جب کہ کریڈیبلٹی، دعوت، استقامت، تبلیغ، ہجرت، امن پر مبنی چھوٹی سی اسلامی ریاست، مضبوط دفاع، فتح مکہ اور عام معافی پہلے آتے ہیں لہٰذا آپ ﷺ کا پیغام آگے بھی بڑھا اور اس نے پوری دنیا کو حیران بھی کر دیا جب کہ اس کے مقابلے میں آپ دنیا کے ان تمام فاتحین کو لے لیجیے جنہوں نے اپنے فلسفہ کی بنیاد تلوار سے رکھی تھی، ان لوگوں نے بہت جلد آدھی آدھی دنیا فتح کی لیکن پھر چند برس بعد ان کا نام ان کی سلطنت اور ان کا فلسفہ (مذہب) دنیا سے کچی سیاہی کے حروف کی طرح مٹ گیا۔روم کا جولیس سیزر ہو، مقدونیہ کا سکندر اعظم ہو، ایران کا دارا ہو، ہندوستان کا اشوک ہو یا پھر منگولیا کا چنگیز خان۔آج ان کی سلطنتیں، ان کے فلسفے اور ان کے مقبرے کہاں ہیں؟ کہیں بھی نہیں، کیوں؟ کیونکہ ان کی تربیت غلط تھی۔انہوں نے کریڈیبلٹی، دعوت، استقامت، تبلیغ، ہجرت ایک چھوٹی سی ریاست، دفاع، عام معافی اور پھر طویل جنگ کی ترتیب کی بجائے جنگ، قتل، ظلم اور ایک طویل سلطنت کو اپنی ترجیح بنایا تھا چنانچہ یہ لوگ، ان کے فلسفے اور ان کی سلطنتیں سب مٹی میں مٹی ہو گئیں جب کہ رسول ﷺ اللہ کا پیغام نہ صرف آج تک زندہ ہے بلکہ یہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے، آپ اسلام کی پوری تاریخ نکال لیجئے جب تک مسلمان رسول اللہ ﷺ کی دی ترتیب کے مطابق چلتے رہے اسلام پھیلتا رہا لیکن جب ان لوگوں نے تلوار کو کریڈیبلٹی، تبلیغ اور معافی پر فوقیت دی، مسلمانوں کا زوال شروع ہو گیا۔چنانچہ ہم اگر آج بھی پوری دنیا میں اسلام کا غلبہ چاہتے تو پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی تربیت کے مطابق چلنا ہوگا، ہمیں سب سے پہلے صداقت اور امانت پر مبنی ایک ایسی کریڈیبلٹی اسٹیبلش کرنا پڑے گی کہ کلنٹن، بش اور اوبامہ اور گورڈن براؤن، سرکوزی اور نیتن یاہو سے لے کر پوری دنیا اپنی امانتیں ہمارے پاس رکھوائے اور ہمیں آنکھیں بند کر کے دنیا بھر کے تصفیوں کے لئے ثالث مقرر کرے، ہم اس کے بعد دنیا کو دعوت دیں، پیٹ پر دو پتھر باندھ لیں لیکن کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں، بے سروسامانی کے عالم میں اپنا دفاع کریں، غلبے کے بعد عام معافی دیں، ایک چھوٹی سی پرامن ریاست قائم کریں جس میں امن کے ساتھ علم بھی ہو اور رزق بھی اور پھر اس کے بعد دنیا کے ہر فرعون کے ساتھ ٹکرا جائیں۔

یہ عجیب بات لگتی ہے ہم دنیا کے بدترین معاشرے میں رہتے ہوں، ہم نے جہالت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہو، ہم دواؤں کے لئے بھی دشمنوں کے محتاج ہوں، ہم ہتھیار بھی اپنے دشمنوں کے استعمال کرتے ہوں ہم دودھ میں گندے جوہڑوں کا پانی ملاتے ہوں اور مسجدوں سے لوٹے اور کلاک چوری کرتے ہوں، ہمارا کشکول ہر وقت یہودیوں کے سامنے پھیلا ہو اور ہم اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے سر قلم کر رہے ہوں، مسجدوں، امام بارگاہوں اور قبرستانوں میں بم پھاڑ رہے ہوں اور اس کے بعد پوری دنیا میں اسلام پھیلانے کا دعویٰ کر رہے ہوں، یہ کیسے ممکن ہے؟ کیونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سلطنت میں کریڈیبلٹی، تبلیغ اور استقامت ہمیشہ تلوار سے پہلے آتی ہے جب کہ ہم لوگ اسلام کو تلوار سے شروع کر رہے ہیں‘‘۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک صدی پیشتر نذیر مبین کی حیثیت سے سب دنیا کے مسلمانوں میں منادی فرمائی تھی ۔

فرما چکا ہے سیّد کونین مصطفٰی — عیسٰی مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا — وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
اک معجزہ کے طور پر یہ پیشگوئی ہے — کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

پاکستان میں کفر کا قانون نافذ ہے

طالبانی لیڈر کا بیان

دیوبندی مُلّاں کی دماغی اور ذہنی تربیت چونکہ گاندھی اور نہرو کی ملحدانہ فیکٹری میں ڈھلی ہے اس لئے وہ قیام پاکستان سے اب تک اس نوزائدہ مملکت کی تباہی کے ہر منصوبہ پر عمل پیرا ہے۔چنانچہ حال ہی میں ’’دیوبندی شریعت‘‘ کے علمبردار صوفی محمد نے بیان دیا ہے:

’’پاکستان میں کفر کا قانون نافذ ہے۔اگر اس قانون کے خاتمے اور شریعت محمدی کے نفاذ کے لئے کوشش نہیں کی جاتی تو مسلمانوں کا نماز، روزہ اور زکوٰۃ سمیت کوئی عمل قبول نہیں ہو سکتا‘‘۔

(روزنامہ ایکسپریس۔14/مارچ 2009ء صفحہ 5)

مُلّا صاحب نے ’’کافرستان‘‘ کو ’’اسلامستان‘‘ میں بدلنے کے لئے سوات میں ریاست در ریاست قائم کر لی اور نام نہاد ’’شرعی عدالتوں‘‘ کے اعلان سے پاکستانی عدالتوں، ان کے ججوں اور وکیلوں کو اچھوت بنا کر جرم کے کٹہرے

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں